قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۰

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت بنام مینیجر الفضل کے پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے ۵ر

قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

قیمت سالانہ پیشگی

ایڈیٹر صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

جلد ۱ | ۱۱ مارچ ۱۹۱۴ء مطابق ۸ ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ بروز بدھ | نمبر ۳۹

مدینۃ المسیح

ایوان خلافت

حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ کھانسی بخار درد پسلی۔ بعض اوقات سخت تکلیفیں ہیں کبھی کسی مرض کا غلبہ ہو جاتا ہے کبھی خدا کے فضل سے افاقہ۔ دن میں کئی کئی مرتبہ حالت تبدیل ہوتی ہے۔ ٹمپریچر اتوار کو ۹۵ سوموار کو ۹۶ تھا ضعف بہت ہے۔ اتوار کو صاف طور پر بات بھی نہیں کر سکتے تھے۔ مگر آج صبح فرمایا۔ کہ بات کرنے کے قابل ہوں۔ استغفار بہت پڑھنے کا ارشاد کیا۔ ۴ مارچ کو عصر کے وقت وصیت فرمائی۔ جس پر حضور کے اپنے اور ممبرین انجمن کے دستخط ہیں۔ اور نواب صاحب کے پاس سربمہر محفوظ رکھوائی گئی ہے۔ وصیت کے الفاظ چونکہ دو اخباروں میں چھپ گئے ہیں۔ اس لئے درج ذیل ہیں۔ الفاظ وصیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔

خاکسار بقائمی حواس لکھتا ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میرے بچے چھوٹے ہیں ہمارے گھر میں مال نہیں ان کا اللہ حافظ ہے۔ انکی پرورش یتامیٰ و مساکین سے نہیں۔ کچھ قرض حسنہ جمع کیا جائے۔ لائق لڑکے ادا کریں۔ یا کتب جائداد وقف علی الاولاد ہو۔ میرا جانشین متقی ہو ہردلعزیز۔ عالم باعمل حضرت صاحب کے پرانے اور نئے احباب سے سلوک چشم پوشی۔ درگذر کو کام میں لاوے میں سب کا خیر خواہ تھا۔ وہ بھی خیر خواہ رہے قرآن و حدیث کا درس جاری رہے۔ والسلام

(نقل) نورالدین۔ ۴ مارچ ۱۹۱۴ء

اہل بیت ۔ ام المومنین صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب معہ اہل و عیال کو بھی دارالسلام میں تشریف رکھتے ہیں۔ تاکہ حضرت کی خدمت میں حصہ لے سکیں۔ میاں شریف احمد صاحب انٹرنس کے اور میاں بشیر احمد صاحب بی۔ اے کے امتحان میں اپیر ہونیوالے ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

صدر انجمن ۔ انجمن کے اخراجات کو کم کرنے کے لئے عملہ میں تخفیف کیگئی تھی۔ سکرٹری کا عہدہ بند کر دیا گیا ہے ستر روپیہ ماہوار جی چاہتا تھا۔ کہ صدر اول میں بڑے بڑے عہدے آنریری رہتے۔ مگر حالات نے ایسا نہیں رہنے دیا ماسٹر محمد دین صاحب ایک قابل آدمی ہیں وہ جسطرف توجہ کریں گے مفید ثابت ہونگے۔ مگر انکی طبیعت تعلیم و تربیت اطفال کیلئے بہت موزون تھی۔ انکے شاگرد بھی مداح تھے۔ دیکھئے انکا نعم البدل سدر میں کون ہوتا ہے۔ شاید مولوی مبارک علی صاحب۔

مدارس ۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے لڑکوں کا سالانہ امتحان ہو رہا ہے۔ مدرسہ احمدیہ کا امتحان اخیر مارچ کو ہوگا۔ ٹیم لاہور سرکل میں ۱۲ اپریل کو جائیگی۔ ہفتہ ہائی کے لڑکوں نے قرآن مجید ختم کیا۔ اور مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ یہ پہلی جماعت ہے جس نے ہمارے مدرسہ میں قرآن مجید ختم کیا۔ لڑکوں نے اپنے استاد کو ایک قرآن مجید نذر کیا اور کچھ صدقہ دیا۔

ایک باہمت شخص نے جنکا نام فیروز الدین ہے۔ یہاں علہ پیسنے کی مشین اور سوڈا واٹر کی مشین لگائی ہے پانی بہت عمدہ تیار ہوتا ہے لوکل احباب کو چاہیے۔ کہ انکی ہمت افزائی کریں۔ خدا نے اصحاب الصفہ کے آرام کیلئے تمام چیزیں یہیں بھجدیں۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

آمد مہمانان ۔ لائلپور سے شیخ مولا بخش ہوشیارپور سے میاں علی محمد مونگ سے میاں احمد دین۔ کوئٹہ سے دولت خان۔ بھیرہ سے بابو محمد اسمٰعیل۔ ساہیوال سے سردار خان۔ لاہور سے صوفی نبی بخش بابو غلام محمد صاحب پنشنر۔ ملک مبارک علی۔ میاں چراغدین علیگڈھ سے شیخ تیمور۔ پشاور سے مولوی غلام حسن ڈاکٹر محمد دین امرتسر سے ڈاکٹر عباد اللہ۔ ڈاکٹر طفیل حسین۔ ڈاکٹر فیض قادر میر عابد علی شاہ مسٹر عبدالرزاق بیرسٹر عبدالرحمن جمونی۔ شیخ قدرت اللہ صاحب

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب پرنٹر و ایڈیٹر و پبلشر کیلئے شائع ہوا۔

غیر ممالک کے تار

(ایتھنز ۳ مارچ) باوجود تمام فوجی تدابیر کے ریسمار کش آرگائرو کاسٹرو کے باہر جمع ہوئے۔ ایم زوگرافس نے ایپائرس کی اندرونی آزادی کا اعلان کیا۔ دہلی دار السلطنت کا کل خرچ دریافت کرنے پر مسٹر رابرٹس نے کہا۔ کہ ۶ کروڑ کے ابتدائی تخمینہ پر غالباً کچھ اضافہ ہو جائیگا۔

(نیویارک ۴ مارچ) گذشتہ یکشنبہ اور کل ایک طوفان بادو برف اس علاقہ پر چھایا رہا۔ جو ۱۸۸۸ء کے بعد شدید ترین تھا۔ ۲۰ ہزار آدمی شہر میں برف ہٹانے میں مصروف ہیں۔

(لنڈن ۲ مارچ) ایک اعلان لارڈ رابرٹس لارڈ بالفور آف برلے مسٹر رڈیارڈ کپلنگ۔ لارڈ ملنر ڈیوک آف پورٹلینڈ امیر البحر سر ایڈورڈ سیمور وغیرہ ممتاز اصحاب کے دستخطوں سے شائع ہوا ہے۔ اور اس میں برطانیہ کلاں کے باشندوں سے ہوم رول کے برخلاف سخت اعتراض کرنے میں شامل ہونے کی التجا کی گئی ہے۔

جو مشکلات البانیہ کے نئے بادشاہ کو درپیش آنے والی ہیں۔ وہ اہل ایپائرس کی سرکشی اور البانیوں میں قبائل کی باہمی لڑائیاں شروع ہونے سے ظاہر ہیں۔ غالباً سقوطری کے مسلمانوں نے یونانی شہزادے (پرنس ویڈ) کو وفد نہ بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

(سڈنی ۴ مارچ) ایک نہایت سخت آندھی نے جیسی گذشتہ ۵۰ سال کے اندر نہیں دیکھی تھی۔ جزائر کوک واٹیوکاٹی کو جو جزائر ہرے میں سے ایک ہے۔ ویران کر دیا ہے۔ ایک بھاری لہر جزیرہ موکی پہ پھر گئی۔ اور اس نے سارے موضع کو تباہ کر دیا۔ باشندوں کی حالت دردناک ہے۔

(سینٹ پیٹرزبرگ ۴ مارچ) ۵۰ ہزار آدمیوں نے پیوٹیلف کے کارخانہ اسلحہ میں اس حکم کے برخلاف ناراضی ظاہر کرنے کے لئے کام چھوڑ دیا ہے۔ جو انہیں کمپنیوں کی آزادی کی یادگاری مراسم میں شریک ہونے کی بابت دیا گیا ہے۔

پرنس کارول کی شادی شہنشاہ روس کی لڑکی سے ہوگی۔

(لنڈن ۴ مارچ) وثوق کے ساتھ کہا جاتا ہے۔ کہ مسٹر ائیسکوئیتھ السٹر کے بارہ میں بہت طاقتور تجاویز پیش کریں گے۔ جن میں یہ بھی داخل ہوگا۔ کہ السٹر کے منتخب ممبروں کی جانب سے اس کے انتظام کی وسیع نگرانی کرائی جائے۔ اور اگر اہل السٹر چاہیں۔ تو ایک مقررہ عرصہ کے بعد باقیماندہ آئرلینڈ سے الگ ہو جائیں۔

(طہران ۴ مارچ) نامر رضوان اور اس کے رفقا کو جندرمہ نے کازرون سے نکال دیا ہے۔ ایرانی سفارتخانہ کا بیان ہے۔ کہ میجر اولسن مارے نہیں گئے۔ بلکہ شیراز چلے گئے ہیں۔

(لنڈن ۵ مارچ) اخبار ڈیلی کرونیکل زور سے لکھتا ہے۔ کہ گورنمنٹ امسال پارلیمنٹ برخاست کر کے ملک سے بذریعہ انتخاب عام استصواب کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

(برلن ۶ مارچ) ایک اخبار نویس کو ایک ہفتہ وار پرچہ کے مضمون میں ولیعہد جرمن کی توہین کرنے پر ۶ ماہ قید کی سزا دی گئی۔

خلیج فارس کی درآمد اسلحہ کے متعلق حالت اب اتنی درست ہو گئی ہے۔ کہ بتدریج ناکہ بندی کو گھٹائے جانیکا یقین کیا جاتا ہے۔ اس ناکہ بندی میں اس وقت تین جنگی جہاز مصروف ہیں۔ جنکو گورنمنٹ ہند مالی امداد دیتی ہے۔

(لنڈن ۵ مارچ) اطالین افواج نے اب مرزوق دار الصدر فیضان پر قبضہ کر لیا ہے۔

(وائنا ۵ مارچ) آسٹریا الپس میں مشقی جنگ کے وقت ۷ اسپاہی صاعقہ سے ہلاک ہوئے۔

ہندوستان کی خبریں

پولیس نے ایک شخص بنام رگھوبر دیال شرما ساکن جیندھ کو بھی گرفتار کیا ہے۔ جو لاہور میں ۱۹۱۲ء سے بطور شانتری مامور تھا۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی آمدنی ہفتہ مختتمہ ۲۱ فروری کے اندر ۰۰۰ ۱۴۶ روپے بمقابلہ اسی ہفتہ سال گذشتہ کے ۱۳۸۲۲۹۴ روپے کے رہی۔

والیان ریاست کے اعلیٰ لڑکوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے جو چیفس کالج دہلی میں قایم کیا جائے گا۔ اس میں برٹش انڈیا کے پرانے معزز خاندانوں کے بچوں کو بھی داخل ہونیکا موقعہ دیا جائیگا۔

ہندوستان میں یکساں اوزان و پیمانہ جات رائج کرنے کے لئے جو کمیٹی بغرض تحقیقات مقرر ہوئی ہے۔ وہ ۲۹ مارچ کو دہلی پہنچے گی۔

۲۸ فروری کو سارے ہندوستان میں ۸۹۲۵ موتیں ہوئیں۔

ممالک متوسط کی نئی قانونی کونسل کے انتخابات آئندہ ماہ اپریل کے بجائے ماہ جولائی میں ہونگے۔

ہندوستان میں عیسائی مذہب کی اشاعت کے لئے مکتی فوج کے ۸۰ آدمی انگلستان سے روانہ ہو گئے ہیں۔

تنجور کے دو ہفتہ وار اخبار "آرین مترن" و "ٹراونکور مترن" طلبی ضمانت پر حال میں بند ہو گئے ہیں یہ دونوں تامل زبان میں شایع ہوتے تھے۔ ان کے علاوہ برہم ودیا اخبار سے بھی ضمانت طلب کی گئی ہے۔

سال رواں میں کئی بڑی بڑی نہریں کھودی گئی ہیں۔ جو ۱۹۱۴-۱۵ء کے اختتام تک ایک کروڑ ایکڑ زمین پر آبپاشی کر سکیں گی۔

رنگون کی آتشزدگی والے مکانوں کی تعداد ۱۶۰ سے زیادہ نہ ہوگی۔ لیکن نقصان کی مقدار ایک لاکھ سے اوپر ہے۔

فساد محرم آگرہ کے ۱۷ مسلمان ملزمین میں سے ۴ بری اور ۱۳ کو ۶ ماہ کی قید ہوئی۔

فیروزپور کی جیو دیا دہرم سبھا نے سال گذشتہ کی مانند اس مرتبہ بھی چھاؤنی کے گدھوں کو خوید کی ضیافت دی ہے۔

خوشخبری

آج شام سے سید ولی اللہ شاہ صاحب کا خط آیا ہے۔ کہ ایک عرب کنبہ انکی تبلیغ سے احمدی ہو گیا ہے۔ فالحمد للّٰہ ثم الحمد للّٰہ ثم الحمد للّٰہ سید عبد الغنی صاحب عرب جو اپنے دو بچوں اور بیوی سمیت احمدی ہوئے ہیں۔ ان کا بیعت کا خط بھی وصول ہو گیا ہے۔ مفصل اگلی اشاعت میں انشاء اللہ ۱۰ مارچ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان - مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۱۴ء بروز بدھ

"وطن نے رجوع کرلیا"

صداقت کے صداقت ہونے کا ایک ثبوت یہ بھی ہے - کہ آخر کار زمانہ کے لوگ اسے ماننے پر مجبور ہوتے ہیں - ۱۹۰۶ء میں وطن کی طرف سے تحریک ہوئی تھی - کہ حضرت صاحب کے ذکر کو الگ کر دیا جائے - اور احمدی غیر احمدی ملکر تبلیغ اسلام کریں - اس وقت فاضل غیور مولوی محمد علی صاحب نے حضرت اقدس کے منشاء کے ماتحت جو جواب دیا تھا - ریویو کے فائیلوں میں محفوظ ہے - اور اس کے بعض فقرے یہ ہیں -

ا - ہائے افسوس ہم کو یہ کہا جاتا ہے - کہ تم اتفاق نہیں کرتے - مگر کیا اس بات پر اتفاق کر لیں - کہ اسلام ایک مردہ مذہب ہے -

۲ - یہ جو بار بار کہا جاتا ہے - کہ ان عقائد کو پھیلا ؤ - جن پر تمام مسلمان متفق ہیں - مجھے تو اس کا مطلب سمجھ نہیں آیا - کیا ان کی کوئی فہرست تیار شدہ ہے -

۳ - میں کہتا ہوں - کہ جو شخص اسلام کو غیر اقوام کے سامنے پیش کریگا - وہ اپنے عقائد کے مطابق نہ کریگا - تو اور کیا کریگا - بعض فروعی مسائل کو اگر الگ بھی رکھا جائے تاہم اصولی مسائل تو بالکل جدا نہیں ہو سکتے -

(نبیوں کا ماننا اصولی مسئلہ ہے - اور مسیح موعود نبی ہے - اور ہمیشہ شخصیت ہی میں اختلاف ہوا کرتا ہے - اور یوں تو نبی سے یہودی و عیسائی بھی منکر نہیں - صرف محمد رسول اللہ کے وہ نبی ماننے میں تامل رکھتے ہیں - الفضل)

۴ - ہم کبھی امداد کے خواہاں نہیں ہوئے - اور کیونکر ہو سکتے تھے - جب ہم خدا کا ہاتھ اس سلسلہ کی تائید میں کام کرتا ہوا دیکھتے ہیں -

۵ - عناد نہ رکھنے والے گروہ نے لکھا - کہ اشاعت اسلام کے ثواب میں شامل ہونا چاہتے ہیں - بشرطیکہ حضرت مرزا صاحب کے دعاوی کا اس میں ذکر نہ ہو - ان سب کو نفی میں جواب لکھا گیا -

۶ - دوئم اسلام کی فضیلت اور اس کے اصول کی صداقت کے دعاوی اور سوئم ان دعاوی کے دلائل ان میں سے دوسری قسم کے مضامین کو اگر پیش نہ کیا جائے - تو رسالہ نکالنا ہی عبث ہے اور انہی میں سب سے اہم مسئلہ اسلام کے زندہ اور بابرکت مذہب ہونے کا ہے - × × × × × × × × × قطعی اور یقینی دلائل اسلام کے زندہ اور بابرکت اور سچا منجانب اللہ مذہب ہونے کے اس زمانے میں صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی اور ان دعاوی کے دلائل میں ہی پائے جاتے ہیں -

مولوی محمد علی صاحب کا یہ جواب سراسر راستی اور حق پژوہی پر مبنی ہے - کیونکہ احمدی و غیر احمدی میں ناقص و کامل ہونے کا فرق نہ تھا - بلکہ بقول حضرت مسیح موعود کفر و اسلام کا فرق تھا اس لئے اتفاق محال تھا - مگر بعض نادان اس نکتہ کو نہ سمجھے اور اعتراض کرنے لگے - چنانچہ ڈاکٹر عبد الحکیم نے اس سے متاثر ہو کر حضرت اقدس کو ایک چٹھی لکھی - جس کے بعض الفاظ یہ ہیں -

"آپ کا وجود خادم اسلام ہے نہ کہ وجود اسلام - پس اپنے وجود کی خاطر اصل اشاعت اسلام کو روکنا حکمت و دانائی کے خلاف ہے - کیونکہ حکم ہے ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ -

اور یہ کہ کیا تیرہ کروڑ غیر احمدی مسلمانوں میں کوئی بھی راستباز نہیں + اور یہ کہ نجات ایمان باللہ اور عمل صالح پر ہے - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو توحید منوانے آئے تھے - اپنا آپ منوانے نہیں آئے تھے - جو نیک نیتی سے ان کا انکار کرتے ہیں - وہ بھی نجات پائیں گے +"

حضور علیہ السلام نے اسے سمجھایا - کہ فطرتی ایمان ایک لعنت ہے - اور توحید بغیر نبوت کے کامل ہو ہی نہیں سکتی - اور اسلام میں ہر نبی پر ایمان لانا ضروری ہے - اور ہر ایک نبی اپنی وفات سے پہلے اپنی دعوت پہنچا جاتا ہے ورنہ اس کی موت ناکامی کی موت کہلائے - پس

خدا تعالے نے مجھ پر ظاہر کیا ہے - کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے - اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا - وہ مسلمان نہیں - اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے - تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے - کہ اب میں ایک شخص کے کہنے سے جس کا دل ہزاروں تاریکیوں میں مبتلا ہے - خدا کے حکم کو چھوڑ دوں - اس سے سہل تر بات یہ ہے - کہ ایسے شخص کو اپنی جماعت میں سے خارج کر دوں تا وہ لوگ جو میری دعوت کے رد کرنے کے وقت قرآن شریف کی نصوص صریحہ کو چھوڑتے ہیں - اور خدا تعالیٰ کے کھلے کھلے نشانوں سے منہ پھیرتے ہیں - انکو راستباز قرار دینا اسی شخص کا کام ہے جس کا دل شیطان کے پنجے میں گرفتار ہے - (خط نمبر ۳ - بنام عبد الحکیم)

اس پر تمام غیر احمدیوں کو ہماری پوزیشن معلوم ہو گئی اور سب سمجھ گئے - کہ یہ لوگ ہمارے اسلام کو اسلام نہیں سمجھتے - اور غیر قوموں کے سامنے جو اسلام یہ پیش کرتے ہیں وہ مردہ اسلام نہیں - بلکہ وہ زندہ اسلام ہے - جس میں سلسلہ احمدیہ اور اس کے امام کا ذکر بالالتزام ہوگا - کیونکہ

حضرت اقدس ؑ فرماتے ہیں -

"اگر پچھلے قصے پیش کریں - تو سناتن دہرم والے بھی کر سکتے ہیں - اسلام تو اس پھل کی طرح ہے - جو تازہ بتازہ ہو - جسکے کھانے سے لذت اور خوشی محسوس ہوتی ہو - مگر اب ان لوگوں نے وہ حالت کر دینی چاہی ہے جیسے ایک سڑا ہوا پھل ہو - جس کی عفونت دماغ کو خراب کرے - خدا تعالے نے اپنے وعدے کے مطابق اسلام کو تازہ ہی رکھا - اس لئے بجز ہمارے کوئی دوسرا اس کو پیش نہیں کر سکتا"

مولوی محمد علی صاحب نے اس کا خلاصہ ایک فقرے میں خوب فرمایا ہے "قطعی اور یقینی دلائل اسلام کے زندہ اور بابرکت اور سچا منجانب اللہ مذہب ہونیکے اس زمانہ میں صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی اور ان دعاوی کے دلائل میں ہی پائے جاتے ہیں"

لیکن الحق مر - یہ حق بات وطن کو کڑوی لگی - اور اس نے ہمیں تنگدلی کا الزام دیا - اور کہا - کہ ہم اتفاق سے کام نہیں کر سکتے - یہ حالات ۱۹۰۶ء کے ہیں - اب ۱۹۱۳ء میں سات سال بعد وطن اپنے قول سے رجوع کرتا ہے اور مفصلہ ذیل رائے دیتا ہے +

"الفضل قادیان مورخہ ۲۵ - فروری ۱۹۱۴ء کے ایک نوٹ بعنوان 'یورپ میں تبلیغ اسلام کی کوشش' کا ایک جملہ بیحد قابل توجہ نظر آتا ہے - الفضل اپنے نوٹ میں نظارۃ المعارف القرانیہ دہلی کیطرف سے دو مسلمان واعظ و مناد خواجہ کمال الدین صاحب کی امداد کے لئے روانہ کئے جانیکی خبر درج کر کے لکھتا ہے + "خدا نے اپنی نبی کی زبان پر ایک فیصلہ کیا تھا - کہ خالص دودھ میں پھٹا ہوا دودھ ملیگا - تو سارا دودھ پھٹ جائیگا - اسکا عملی تجربہ انشاء اللہ بہت سی برکات کا موجب ہوگا"

ہمارے خیال میں تو الفضل کہتا ہے ؎

شرکت غم بھی نہیں چاہتی غیرت میری + اور کی ہو کے رہی یا شب فرقت میری

اس نے بات قاعدہ کی کہی ہے - اور ضرور غیر احمدی واعظوں کا احمدی واعظ و مناد کے ساتھ ملکر کام کرنا نتیجہ خرابی ہوگا - اور جو کچھ اس کام پر سرمایہ لگایا جا رہا ہے وہ سب ضائع ہو جائیگا - پس ہماری رائے میں بھی دو عملی کی ضرورت نہیں - نظارۃ المعارف القرانیہ دہلی اپنے واعظین کو کسی اور ملک میں بھیجے - یا وہ ملک کے اندر ہی کروڑہا جاہل اور دین و دیانت سے غافل مسلمانوں کا

الاخبار و الآراء

تلاشیوں کا سلسلہ جاری ہے

پنجاب میں

تلاشیوں کا سلسلہ ختم نہیں ہوا۔ بلکہ زور شور سے جاری ہے۔ کرنال اور ضلع لدھیانہ سے دو معززا فسران نہر اور ان کے رشتہ داروں کی تلاشی کی خبر آئی ہے لاہور میں پولیس نے دیوی چند بی۔ اے کے مکان کی تلاشی لی۔ وجہ بظاہر یہ معلوم ہوئی۔ کہ بھائی بالمکند جو گرفتار ہے۔ اس سے ایک فنڈ کا چارج دیوی چند نے لیا تھا۔ اور پولیس ان کاغذات کی دیکھ بھال کرنا چاہتی تھی ہوشیارپور میں گردھاری لعل دوا فروش کی تلاشی بھی ہوئی +

۳۔ مارچ کو بعد دوپہر پولیس نے اسلامیہ کالج کے ایک طالب علم کے کمرہ کی تلاشی لی۔ اور دو کتابیں بابی مذہب کی اور چند دیگر رسالہ جات لے گئی۔ لڑکے کو ساتھ نہیں لے گئی +

قسطنطنیہ سے زمیندار کے لئے چندہ

ظفر علی خان ایڈیٹر زمیندار نے لنڈن

سے ایک خط میں لکھا ہے۔ کہ زمیندار پریس کی ضبطی کی خبر قسطنطنیہ میں نہایت رنج و افسوس کے ساتھ سُنی گئی۔ عثمانی بھائیوں نے اس موقعہ پر اسلامی اخوت کا پورا ثبوت دیا۔ اور ایک سو سینتالیس پونڈ (۲۱۷۵ روپیہ) کی رقم امداد آ میرے نام بھیجدی۔ ایک حکمران قوم کے لئے یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ ترک اس سے کئی سوگنا زیادہ زمیندار کی معرفت وصول کر چکے ہیں۔ کیا ہوا جو دو ہزار دیدیا +

جرمنی کے ماتحت عربوں کی حالت

حکومت یورپینوں

کا بہ نسبت عربوں کے زیادہ لحاظ رکھتی ہے۔ اور ان کی قدر و عزت کرتی ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ جو گاڑیاں یورپین اپنی سواری میں استعمال کرتے ہیں۔ عربوں کی یہ مجال و طاقت نہیں۔ کہ اس پر سوار ہو سکیں۔ ان کے لئے وہی رکشا گاڑی جو ہندوستان میں اسباب لادنے کے لئے استعمال ہوتی ہے عرب چہرہ پر نقاب نہیں ڈال سکتے۔ اور نہ یورپین سے اونچے بیٹھ سکتے ہیں۔ اور نہ ریل و جہازات میں فرسٹ کلاس میں سفر کر سکتے ہیں۔ اور بمشکل تمام سکنڈ میں بھی سفر کر سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں جرمنی عربی تعلیم کو حتی المقدر روک رہا ہے۔ اور ہمیشہ اسی میں کوشاں ہے۔ کہ کسی نہ کسی طرح عربی زبان اور اسلامی تعلیم صفحہ ہستی سے نیست و نابود کر دی جائے۔ قطع نظر اس سے خود حکام سلطنت ہمیشہ عربوں کو ڈراتے اور دھمکاتے رہتے ہیں۔ اور بجائے اس کے کہ عربوں کے ساتھ ملاطفت و ملایمت کی جائے۔ زبان ڈانٹ ڈپٹ سے ان کی تواضع کی جاتی ہے۔ بلکہ وہ اس امر کو بھی پسند نہیں کرتے۔ کہ عربوں سے وہ گفتگو کریں۔

الحمد للہ کہ ہم ایک ایسی حکومت کے ماتحت ہیں کہ جو ہماری جایز عزت کرتی اور ہماری بہتری و بہبودی کا حتی الامکان خیال رکھتی ہے +

فدائے قوم سچے مسلمانوں کا جلسہ

ہم کہیں گے۔ اور خدا کا شکر ادا کریں گے۔ کہ وقت نے

ہمارا ساتھ دیا۔ اور ایک اسلامی تھیٹریکل کمپنی نے جو فی الحال تقریباً پندرہ بیس دن سے یہاں وارد ہے اس کام میں ہماری امداد کی۔ اور اس طرح مالک کمپنی مسٹر عبد الحمید نے اپنی سچی اسلامی اخوت کا ثبوت دیا۔ اور ایک دن کے کھیل کی آمدنی بعد وضع اخراجات اعانت زمیندار کے فنڈ میں بخوشی و خاطر دینا قبول کیا۔

اعانت زمیندار کا کھیل ۲۲ فروری ۱۹۱۴ء کو قرار پایا۔ اور صبح ہی سے تمام شہر میں قومی ہمدردی کے عنوان سے اشتہارات چھپوا کر تقسیم کر دیئے گئے۔ یہ امر قابل شکر ہے۔ کہ اس سچے قومی ہمدرد اور ہوا خواہ جذبات اسلامی مولوی انور علی صاحب کی درخواست پر تقریباً۔ امراء و کلاء اور دیگر تمام معزز طبقات کے سربرآوردہ اور ممتاز لوگوں نے خاص طور پر اس کھیل میں شرکت کا وعدہ فرمایا اور چار ہی بجے سے کارکنان جلسہ کی سرگرمی مقام جلسہ پر ایک عجیب ہلچل پیدا کئے ہوئے تھی۔ اور سچے خیرخواہان قوم کے دن بھر کے تھکے ہوئے چہرے ان کے اخلاص اور سچی اخوت اسلامی کا ثبوت دے رہے تھے +

ساڑھے دس بجے جبکہ کھیل شروع ہوا۔ یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا۔ کہ تمام سیٹس پُر ہو چکی تھیں۔ ڈراپ سین اٹھتے ہی باران رحمت نے زور کیا۔ ادہر خدا کی حمد میں ایکٹروں کی ملی ہوئی سریلی آوازیں اور ادہر بارش کے جوش و خروش نے عجیب سماں پیدا کر دیا تھا۔

مولوی محمد بشیر خان صاحب مولوی صغیر حسن صاحب ملا امیر الدین صاحب۔ اور اسی طرح ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جنہوں نے اپنا سارا دن اس کام کی نذر کر دیا اور اپنی بے انتہا محنتوں سے اپنے سچے ایثار نفس کا ثبوت ان افراد کا بھی جس کا ایک ایک فرد ہر قومی کام میں سچے خلوص سے آج تک کام کر رہا ہے۔ یہاں میری غرض ان اصحاب سے ہے۔ جو انجمن خدام کعبہ کے سرگرم ممبروں میں سے دیکھے جاتے ہیں قریباً تین بجے رات کو بقیہ کھیل بھی نہایت خیر و خوبی کے ساتھ ختم ہوا +

یہ ہے سچے مسلمانوں کا طرز عمل۔ جن کے قومی جوش اور اسلامی حمیت کا یہ حال ہے۔ کہ اب ان کے بڑے بڑے مولوی تھیٹریکل کمپنیوں میں بڑے جوش و خروش سے حصہ لیتے ہیں اور یہ طیب مال زمیندار کے کام آتا ہے +

انور پاشا نے فوج کو شراب سے روک دیا

ہز ایکسیلنسی انور پاشا وزیر جنگ نے اپنی فوج کے نام

فرمان جاری کیا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل دو دفعات ہیں۔

(۱) تمام وہ لوگ جو فوج میں ہیں۔ اور فوجی لباس پہنتے ہیں۔ اگر کبھی مسکرات یا شراب وغیرہ کو ہاتھ لگائیں گے تو فوج سے موقوف کر دئے جائیں گے۔

(۲) اگر ایسی حالت میں ان کا بٹن وغیرہ یا گریبان کھلا ہوگا۔ تو بیس روز قید کی سخت سزا بھی دی جائے گی۔

مسلمان ہو کر شراب خوری نہایت افسوس کی بات ہے۔ امید ہے اس حکم کی سختی سے تعمیل کرائی جائیگی +

عرب دنیا کے کئی حصوں پر حکمران رہ چکے ہیں

عرب کا دعویٰ تھا۔ کہ عہد جاہلیت سے

پہلے دنیا کے اکثر حصوں میں اُن کی حکومتیں قائم تھیں۔ تحقیقات سے اس دعویٰ کی دلیل بھی مل گئی۔ اور ثابت ہو گیا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے ڈیڑھ دو ہزار برس قبل تک سندھ میں۔ گجرات میں۔ عراق میں۔ شام میں۔ مصر میں اور افریقہ کے بیشتر بالائی ممالک میں۔ عربوں کی بڑی باہیبت سلطنتیں موجود تھیں +

ناظرین میاں محمد نور صاحب کو ٹیکی اور پیر غلام غوث محمد صاحبان کیلئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ تمام الائم و مصائب سے نجات عنایت فرماوے اور صحت کلی عنایت کرے +

ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب کا حکم

ہز آنر کے جس حکم کی بنا پر میڈیکل کالج کی سٹرائیک کا خاتمہ ہُوا ہے۔ اور طلباء داخل کر لیئے گئے ہیں۔ وہ حسب ذیل ہے۔

راجہ ہرنام سنگھ اور خان ذوالفقار علی خان کی معرفت اپنے معاملہ کو گورنمنٹ کے سامنے پیش کرنے میں متعلمین میڈیکل کالج نے یہ غیر مناسب بیان دیا ہے۔ کہ اُن کی شکایات کا بطرز احسن پیش کئے جانے کے لئے سٹرائیک کی ضرورت تھی۔ لیکن اگر میں فیصلہ کردوں۔ تو وہ اپنے اس فعل کی کافی تلافی کرنے پر آمادہ ہیں۔ میری رائے میں اس کی صرف یہی صورت ہو سکتی ہے۔ اور وہ اپنی پیش کردہ شکایات کی شنوائی بھی اس طرح کرا سکتے ہیں۔ کہ بغیر کسی شرط کے انتظام اور فرماں برداری کو ملحوظ رکھ کر واپس آجائیں۔ اور افسران کالج کی ہدایت کی پابندی میں ان کے مقرر کردہ وقت یعنی ۲۸ فروری کو پانچ بجے سے پہلے مکرر داخلہ کی درخواست کریں۔ داخلہ سے کسی حالت میں انکار نہ کیا جائیگا لیکن یہ ان انتظامی ذرائع کے ماتحت ہوگا۔ جو گورنمنٹ افسران کالج کے تجویز کرنے پر جملہ طلباء یا اُن میں سے کسی ایک طالب علم کے متعلق سوال پر اس وقت غور نہیں کیا جا سکتا اس کا فیصلہ جداگانہ ہوگا۔

طلباء کی پیش کردہ شکایات کی تحقیقات کی صورت اور وسعت کے متعلق اور نیز تحقیقات کس کی معرفت کی جائیگی۔ گورنمنٹ اپنے فیصلہ کو ابھی محفوظ رکھتی ہے۔ لیکن جیسا کہ کونسل نے تجویز کیا ہے۔ یہ تحقیقات کنندہ کمیٹی افسران کالج سے آزاد ہوگی۔ اس فیصلہ کے متعلق متعلمین نے شکریہ کے ریزولیوشن پاس کئے ہیں۔

اپیرس میں تحریک آزادی

ایم ذوگرفس سابق گورنر جنرل اپیرس شمالی اپیرس کی خود مختار حکومت کا صدر منتخب کیا گیا ہے۔ جس نے البانیہ کے بین الاقوامی محافظ کمیشن کو اس مطلب کا تار دیا ہے۔ کہ گذشتہ چند روز کی منظور شدہ تجاویز کے مطابق اہل اپیرس کسی صورت میں البانوی حکومت کو تسلیم نہیں کریں گے۔ اور اگر یونان اپیرس سے اپنی افواج واپس بلائے گا۔ تو اہل اپیرس البانوی جندرامہ کے راستہ میں ہر ممکن طریق سے روڑے اٹکائیں گے۔

یونانیوں نے کورٹزا کو البانی حکام کے حوالہ کر دیا ہے سرکاری پیغام مظہر ہے۔ کہ ڈیلونگ اور آرگی روکاسترو میں بڑی بےچینی رونما ہے۔ جہاں کے مقامی حکام کو گورنمنٹ نے یہ ہدایت کی ہے۔ کہ وہ ایم ذوگرافس کی حکومت کو جو حال ہی میں اپائرس کی خود مختار حکومت کا صدر منتخب کیا گیا ہے تسلیم نہ کریں۔ وہاں ساتھ ہی یہ مشورہ بھی دیا ہے۔ کہ وہ اس کے خلاف سخت تدابیر عمل میں نہ لائیں۔ کیونکہ اس کی موجودگی حب الوطنی اور اعتدال کی ضامن ہے۔ نیز گورنمنٹ نے باشندگان اپیرس کے نقل مکان کی روک تھام کے لئے احکام صادر فرمائے ہیں۔ مطلق العنانی کا سنٹی کوارٹا میں بلند کیا گیا ہے۔ جہاں یونانی حکام بے کسی کی حالت میں ہیں باغیوں نے ڈلونیو کا محاصرہ کر رکھا ہے۔

اپیرس کی موجودہ حالت کسیقدر السٹر سے ملتی جلتی ہے اپیرس کی گورنمنٹ جس نے اپنی خود مختاری کا فوراً اعلان کیا ہے۔ البانیہ کے ساتھ ملحق ہونے سے انکار کرتی ہے اُسے یونانی فوج پر بھروسہ ہے۔ جس سے سپاہی اپنے ہموطنوں کو الحاق کے لئے مجبور کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ بلکہ وہ انہیں مدد دینے پر تلے ہوئے ہیں۔

شراب خواری کا نتیجہ خون

بلدیو سنگھ اور تلسی رام دونوں پکے دوست تھے۔ مگر دونوں شرابی تھے۔ پچھلے ہفتے جب یہ خوفناک واقعہ ہُوا۔ دونوں نے رات کو خوب شراب پی۔ اور بعد کو شراب کے نشے میں ایسے پاگل ہوئے کہ دونوں کو کچھ ہوش نہ رہی۔ آخر میں ہر دو میں یہ بحث شروع ہوئی۔ کہ "میں طاقتور ہوں"۔ دوسرے نے کہا۔ نہیں "میں طاقتور ہوں"۔ جب بہت دیر تک یہ جھگڑا رہا۔ تو بلدیو سنگھ نے مکان سے بندوق اٹھا کر کہا۔ میں تجھ کو ابھی بندوق سے مار دیتا ہوں۔ تلسی رام نے کہا۔ مار کر تو دکھلاؤ۔ بس اتنا کہنا تھا۔ کہ بلدیو سنگھ نے فوراً اس کی بغل میں گولی ماردی۔ بیچارا تلسی رام زمین پر گر گیا۔ اور فوراً جاں بحق ہُوا۔

طرابلس میں جنگ

(بنغازی ۲۸ فروری کا تار ہے) اطالوی سپاہ کی ایک پلٹن نے کل سیدی ابراہیم کی سمت کوچ کر کے چھ سو عربوں کو شکست دی۔ موخر الذکر ۷۹ لاشیں میدان میں چھوڑ گئے۔ ایک اطالوی افسر و بیس سپاہی ہلاک اور بہت سے زخمی ہوئے۔

(روما یکم مارچ) جس اطالوی سپاہ نے عربوں کے کیمپ پر حملہ کیا۔ وہ ریسولیڈینہ کے ماتحت تھی۔ اطالوی دو دستوں میں بڑھے۔ جن پر توپ خانہ سے آگ برسائی گئی۔ آتش فشانی کا اوہر سے بھی جواب دیا گیا۔ آخرش عرب بھاگ گئے۔ اور ۲۳۵ کشتے چھوڑ گئے۔ نیز ان کے کئی سو آدمی مجروح ہوئے۔ اطالویوں کے دو ہلاک اور چودہ زخمی ہوئے۔

تبادلہ جزائر سے انکار

(لنڈن ۲۷ فروری کا تار ہے) کہ ٹرکی نے پھر جزائر جیوس اور مٹلینڈ کے تبادلہ میں یونان کو دیگر جزائر تفویض کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔ مگر جواب ملا کہ دول نے جو فیصلہ کر دیا ہے۔ یونان اس سے انحراف نہیں کر سکتا۔ اور وہ کسی صورت سے بھی جیوس اور مٹلین کے جزائر کو ٹرکی کو واپس کرنے پر رضامند نہ ہوگا۔

۵ سالہ راجکمار کی بہادری

اجیگڑھ میں ایک شیر لوگوں کو بڑی تکلیف پہنچا رہا تھا۔ ایک دن وہ سرکاری مویشی خانہ میں گھس گیا۔ لیکن اس کو اسی جگہ گھیر لیا گیا۔ اس خبر کے سنتے ہی مہاراجہ صاحب نے پانچسالہ پوتے کو حکم دیا کہ وہ شیر کو ہلاک کر ڈالے۔ چنانچہ راجکمار پرنت پال سنگھ نے بندوق سے اس کو مار ڈالا۔ راجکمار کا یہ پہلا ہی شیر کا شکار تھا۔ اس لئے بڑی خوشی منائی گئی۔ خوشی منائی جانے میں تو کچھ ہرج نہیں۔ مگر اس واقعہ کی اصلی صورت کچھ اور ہے۔ جو عجوبہ نہیں ہو سکتی۔

ماسٹر کو سزا

یہ خبر تعجب سے پڑھی جائیگی اور ہندی و یورپی معاشرت کا اختلاف ظاہر ہوگا۔

گذشتہ ۸ جنوری کو برمنگھم کی عدالت میں ایک ماسٹر پر بدیں وجہ بطور ہرجانہ ۳۰۰ روپیہ جرمانہ کیا گیا تھا۔ کہ ماسٹر صاحب نے ایک طالب علم کے جو حساب کا سوال صحیح نہیں نکال سکا تھا۔ تھپڑ رسید کر دیا تھا۔ جس کے لئے مذکورہ بالا رقم ادا کرنی پڑی۔

سرکش ایرانی قبائل

(طہران یکم مارچ کا تار ہے۔) کہ کازرون کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور امدادی فوج ابھی نہیں پہنچی۔ میڈم اوہلسن نے قصبہ سے روانہ ہونیکا کچھ انتظام کر لیا ہے۔ اور وہ شیراز کو واپس آرہی ہیں۔ اس کی ایک خفیف امید بندھی ہے۔ کہ میجر اوہلسن ہلاک نہیں ہوئے ہیں کیونکہ ان کی نعش نہیں ملی ہے

ترکی مالی مشکلات

روس کے اشتعالک پر فرانس نے ترکی کو جو مالی طور پر بائیکاٹ کر دیا ہے۔ وہ ابھی تک بدستور قایم ہے۔ اور اس لئے مستقبل کے متعلق ٹرکی کی بیچینی روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ اب تک فوج کو کافی تنخواہ ملتی رہی ہے۔ اور خوراک وغیرہ کا نظم و نسق بھی بہت اچھا رہا ہے۔ لیکن اگر گورنمنٹ اب تنخواہیں نہ دے سکی۔ تو اس سے سرکاری محکموں میں شورش اور بدامنی ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ فوج کو خوراک وغیرہ مہیا کرنے کے متعلق ٹھیکیداروں کا ملنا روز بروز مشکل ہوتا جاتا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ اگر اس میں ناکامیابی ہوئی۔ تو فوج میں بدامنی ہو جائیگی۔ جس کے نتائج نہائت خراب ہونگے۔

بیگم صاحبہ بھوپال کی باتقابہا نصیحت

محمڈن یونیورسٹی کا مسئلہ اگر عمدہ طرح سے طے پا گیا۔ اور آپ کی معاملہ فہمی سے مجھ کو امید ہے۔ کہ ضرور عمدہ طرح سے طے ہو جائیگا۔ تو آپ کو حصول مقصد میں ہر طرح کی امداد ملیگی مقدم امر یہ ہے۔ کہ آپ کی قوم کے باہمی اختلافات دور ہوں۔ کیونکہ فقط اینٹ اور گارے کی عمارت آپ کے صدر دفتر کو کامیاب نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ تمام قوم آپ کی امداد کے لئے یکدل و یک زبان ہو کر کمربستہ نہ ہو۔

اگر باہمی اختلافات رفع نہ ہوئے۔ تو آپ کو نئی ضروریات کے احساس میں اونسی مشکلات کے مقابلے میں دشواریاں پیدا ہونگی۔ تمام دشواریوں کا آپ اسی وقت ہی کامیابی کے ساتھ مقابلہ کر سکتے ہیں۔ جب کانفرنس کے قالب میں اچھی طرح سے جان پیدا ہو جائے۔ پراونشل کانفرنسوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کے اصول طے پا جائیں۔ اور وہ عمدہ اور مفید ہوں۔ پراونشل کانفرنسیں اور لوکل کمیٹیاں قایم ہوں۔ اور وہ قابل اطمینان طرح سے کام کرنے لگیں آپ کی تعلیمی کوششوں کو زیادہ استحکام اور ان کے دائرہ میں وسعت ہو۔ ایک زندہ قومی نظام کی بنیاد محمڈن یونیورسٹی ہی کے ذریعہ سے قایم ہو سکتی ہے +

ڈاک میں بھاری لوٹ

ایریس یکم مارچ کا تار ہے۔ ایک ڈاکخانہ کی موٹر گاڑی میں سے جو بنکوں اور مہاجنوں کو رجسٹر شدہ پیکیٹ بانٹ رہی تھی۔ کل ۴۰ ہزار پونڈ کی کفالتیں لوٹ لیں۔ یہ لوٹ روز روشن میں فطاہر اس طرح ہوئی۔ جبکہ گارڈ ایک لمحہ کے لئے گاڑی کو اکیلا چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ بعد کی خبر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو کفالتیں چرائی گئیں۔ وہ صرف منسوخ شدہ تمسک اور خفیف قیمت کے چیک تھے۔ لیکن ان کے نیچے ہی ایک پیٹ میں دس لاکھ فرانک کے نوٹ تھے۔ جن کو چور چھوڑ گئے +

ایپائرس میں آزادی کی جدوجہد

ویلونا ۴ مارچ کا تار ہے۔ زوگرافس سابق یونانی گورنر جنرل ایپائرس شمالی ایپائرس کی اندرونی طور پر آزاد گورنمنٹ کا صدر منتخب ہُوا ہے۔ اور اس نے البانیہ کی بین الاقوامی کمیشن کے نگران کار کو تار دیا ہے۔ کہ ہائر کاسٹرہ نے چند روز قبل جو ریزولیوشن پاس کئے ہیں۔ ان کے بموجب ایپائرس کے لوگ ہرگز البانیہ کے شاہی اقتدار کو تسلیم نہ کریں گے۔ اور اگر یونان اپنی فوجیں ہٹا لیگی۔ تو اہل ایپائرس کسی البانی جنگی پولیس کے راستے میں جو علاقہ مذکور پر قبضہ کرنے کے لئے بھیجی جائے۔ ہر ایک مزاحمت پیدا کریں گے۔

حیرت انگیز چوری

مرزا یعقوب بیگ سادہ کار جو صراف کا کام بھی کرتے ہیں۔ اور جن کی دکان چیلی قبر کے قریب ہے۔ ۲ مارچ کی صبح کو ۸ بجے حسب معمول اپنی دکان پر آئے۔ ان کی بغل میں مال و زیور کی صندوقچی تھی۔ اس کو دکان کی پٹری پر رکھا۔ اور ٹپری پر کھڑے ہو کر خود قفل کھولنے لگے۔ ان سے دس قدم کے فاصلہ پر دو گنوار آپس میں لڑنے لگے تمام راہگیر اور خود مرزا اس طرف متوجہ ہوئے۔ اتنے میں صندوقچی غائب تھی۔ پولیس میں اطلاع کی گئی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مرزا صاحب کا تمام اساسہ اسی صندوقچی میں تھا۔

شمالی لینڈ میں ہندوستانی فوج بڑھائی جائے گی

گورنمنٹ کا ارادہ شمالی لینڈ کے مقام بوراؤ اور شیخ پر قبضہ کرنے کا ہے۔ اس لئے گورنمنٹ ۱۳۰ کیمل کور زمین جس کی تعداد اب ۵۰۴ ہے۔ پچاس شتر سوار اور زیادہ کر کے اس کو ۵۰۰ کرنا چاہتی ہے۔

ہندوستانی کنٹنجنٹ فوج کی تعداد وہاں آجکل ۴۰۰ ہے۔ ۲۰۰ ہندوستانی اور بڑھائے جائیں گے۔ اس طرح سے ہندوستانی فوج کی تعداد ۶۰۰ کر دیجائیگی +

مقام شیخ نہایت صحت بخش اور سرد سیر ہے۔ اس لئے گورنمنٹ اس پر قبضہ کرنا چاہتی ہے

قطب جنوبی کی تحقیقات سے واپس

ڈاکٹر ماسن اپنے جہاز میں بحر منجمد جنوبی کی سیاحت سے آسٹریلیا واپس آ گئے۔ اس مہم کو بیحد کامیابی ہوئی۔ بہت سے نمونے وہاں کی معدنیات کے لائے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں تانبہ اور کوئلہ کی بڑی وسیع کانیں ہیں۔ وہاں تیز و تند ہوا فی گھنٹہ ۲۰۰ میل کی رفتار سے چلتی ہے

اسلامیہ ہائی سکول و کالج کو سرکاری امداد

شاہپور میں جو اسلامیہ ہائی سکول قایم ہُوا ہے۔ اس کے واسطے گورنمنٹ پنجاب نے چالیس ہزار روپیہ کی امداد منظور کی ہے۔ اس کے ساتھ ہی لفٹنٹ گورنر پنجاب نے اس تحریک کو پسندیدگی سے دیکھا ہے کہ اسلامیہ کالج لاہور کو شاہدرہ (متصل لاہور) میں مقبرہ جہانگیر اور ریلوے اور ریلوے لائین کے قریب منتقل کیا جائے۔ اور آپ نے گورنمنٹ ہند سے سفارش کی ہے۔ کہ اس کام کے لئے کالج کو چار یا پانچ لاکھ کی امدادی رقم عطا کی جائے۔ غالباً گورنمنٹ ہند نے بھی دو تین لاکھ روپیہ دینا منظور کر لیا ہے۔ اور اسلامیہ سکول و کالج لاہور کو گورنمنٹ پنجاب نے ۵۷ ہزار دیا ہے۔ ۴۷ ہزار سکول کے لئے اور دس ہزار کالج کے واسطے +

گورنمنٹ کی یہ توجہات خسروانہ قابل شکریہ ہیں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کو بھی ساٹھ ہزار سے زیادہ مل چکا ہے +

موسمی بارش

بارش اوسط سے ۲۰ فیصدی یا اس سے زیادہ زیادتی کیساتھ۔ آسام بنگال۔ بہار۔ جنوب مغربی پنجاب۔ سرحدی صوبہ۔ بلوچستان۔ سندھ۔ راجپوتانہ۔ مدراس۔ جنوب مشرق اور مدراس دکن میں ہوئی +۔ ۲۰ فیصدی یا اس سے کم کی زیادتی کے ساتھ شمالی برما۔ اڑلیسہ۔ پنجاب (مشرق) کشمیر (شمال) بہار اور مالابار میں باقی تمام ملک میں اوسط سے ۲۰ فیصدی یا اس سے زیادہ کمی کے ساتھ بارش ہوئی۔ اولے پڑ جانے کی وجہ سے فصل کو نقصان پہنچا +

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ

الاسلام

سبحان اللہ

مذہب کی علت غائی یہ ہے۔ کہ انسان اپنے مالک کو پہچان لے جو مذہب معرفت الٰہی کے وسائل اور ذرائع بہم پہنچاتا ہے وہی مذہب اس قابل ہے۔ کہ اس کی اتباع کی جاوے۔ معرفت کا ادنیٰ طریقہ یہ ہے کہ چیز کو اس کی صفات کے ذریعہ سے پہچانا جاوے اور سب سے اعلیٰ طریقہ یہ ہے کہ اس کا مشاہدہ کیا جاوے۔ مشاہدہ کے یہ معنی ہیں کہ دیکھنے کی چیز دیکھی جاوے۔ اور سننے کی چیز کانوں کے ذریعہ سے سنی جاوے۔ غرضکہ مشاہدہ کے ذریعہ علم حاصل کرنے کے کئی ذریعے ہیں ہر ایک ذریعہ دوسرے سے جدا ہے۔ کسی حواس کو دوسرے میں مداخلت کرنے کی طرف کوئی راہ ہی نہیں۔ اب ہم ناظرین کو یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ مذاہب عالم میں صرف مذہب اسلام ہی ہے جو کہ انسانی روح کی تڑپ کے مطابق روحانی غذا اور معرفت الٰہی کے سامان اور اسباب مہیا کرتا ہے۔ اور تمام مذاہب اس بات سے محض عاری ہیں۔ دوسرے مذاہب کی تحقیق اور تدقیق اس بارہ میں محض ظن اور اٹکل پر مبنی ہے۔ اور محض عقل کے مفتریات اور مخترعات ہیں اس لئے انسان انکو ماننے کے لئے بالکل تیار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ بدیہی البطلان ہوتے ہیں۔ مثلاً کسی سلیم الفطرت انسان کی طبیعت مان سکتی ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کے کھانے کا محتاج ہو۔ اور اس طرح سے محیط کل شئے محاط ہو جاوے۔ کلا و حاشا۔ سبحانہ و تعالیٰ عما یقولون علواً کبیراً۔ اسی طرح وہ خدا ہو سکتا ہے؟ جو کہ مادہ اور روح کا محتاج ہو۔ اور بغیر ان کی مدد کے کسی چیز کو عدم سے ہستی میں نہ لا سکے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کی شان قرآن میں اس طرح سے بیان کی گئی ہے۔ یا ایھا الناس انتم الفقراء الی اللّٰہ واللّٰہ ھو الغنی الحمید۔ اسی طرح ایک قوم کے نزدیک خدا نعوذ باللہ ابکم ہے۔ کیا گونگا ہونا کوئی اعلیٰ صفت ہے۔ جبکہ یہ مسلم طور سے نقص ہے تو کیوں اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے ہر مذہب نے کسی نہ کسی وقت اللہ تعالیٰ کو گونگا مانا ہے۔ مگر اسلام اس کو ہمیشہ سے متکلم مانتا ہے۔ غرضکہ اسلام کے سوا ہر مذہب نے معرفت الٰہی میں سخت غلطیاں کھائی ہیں۔ اور اس کے صفات میں اپنی کے صفات بیان کر کے اندھوں کی طرح ضلال بعید کے قعر میں جا گرے ہیں۔ ہر شئے کی تعریف اور حد بیان کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی دو طرح کی صفتیں بیان کی جاویں۔ ایک وہ صفات جو کہ اس سے نفی کی جاویں۔ ایسی صفات سلبیہ کہلاتی ہیں۔ جیسا کہ ہم کہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ محتاج نہیں ہے۔ وہ کسی کا بیٹا نہیں ہے۔ اور نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کوئی اس کے پایہ کا ہے۔ وہ مرنے سے پاک ہے۔ اس کو اونگھ اور نیند نہیں آتی۔ وہ غافل نہیں ہوتا۔ وہ زمین و آسمان کی حفاظت سے تھکتا نہیں۔ اور بعض صفات ایسی ہوتی ہیں جو کہ ثبوتیہ کہلاتی ہیں۔ جیسا کہ* اللہ حی و قیوم ہے۔ وہ ایک ہے۔ وہ صمد ہے۔ وہ غنی ہے۔ وہ محی اور ممیت ہے +

ہم علی رؤس الاشہاد مذاہب عالم کو چیلنج دیتے ہیں۔ کہ وہ اپنے مذہبی کتب سے نکال کر دکھاویں۔ جس میں اللہ کی صفات پر مدلل بحث ہو۔ اور اسے تمام نقائص اور عیوب سے مبرا اور پاک ٹھہرایا ہو۔ اور کبھی ایسا مختصر اور پر معنی کلمہ اپنی امت اور قوم کو تلقین کیا ہو جس سے اللہ تعالیٰ کی عظمت کا سکہ ہر وقت لوگوں کے قلوب پر مستولی رہے۔ یاد رہے کہ گناہ سے بچنے کے لئے عظمت اور جلال خداوندی ہی کام آ سکتا ہے۔ جن لوگوں کے قلوب صافیہ پر جلال الٰہی کے رعب کی صاعقہ جلوہ نما ہوتی ہے ان کے آثام اور ذنوب اسی آگ میں بھسم ہو جاتے ہیں اسلام میں اللہ تعالیٰ نے کچھ ایسے وظائف و درود اور اعمال رکھدیئے ہیں۔ کہ اگر وہ عین اس طریقہ کے مطابق کئے جاویں۔ جو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا میں پھیلائے ہیں۔ اور محض اللہ کے فضل و کرم سے ابتک محفوظ چلے آتے ہیں۔ حالانکہ اور کسی نبی اور بانی مذہب کے حالات و آثار اور اعمال ان کی قوم یا امت کے پاس بالکل محفوظ نہیں رہے۔ بلکہ وہ کھو بیٹھے ہیں۔ یہ کیا ہی خوش نصیبی اور سعادتمندی کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس امت مرحومہ کے لئے قانون اور ضابطہ ہر دو محفوظ چلے آتے ہیں۔ غرضکہ اسلام نے اللہ تعالیٰ کے جلال اور عظمت کو ہر کام میں مدنظر رکھا ہے۔ اور کبھی کسی کام میں بھی اسے فراموش نہیں کیا۔ ایحسب الانسان ان یترک سدی۔ کیا انسان سمجھتا ہے کہ وہ یونہی چھوڑ دیا جائیگا۔ ایک مسلم کی زندگی میں کوئی ایسا وقت نہیں ہے جس کے متعلق شریعت غراء اسلامیہ نے کوئی ارشاد اور حکم صادر نہ فرمایا ہو۔ ہمیں کوئی ایسا مذہب بتایا جاوے جس نے انسان کو قیود کے اندر محدود کر دیا ہو۔ جیسا کہ اسلام نے انسان کو پابند کیا ہے۔ غرضکہ ہر بات میں ہر کام میں ہر شغل میں انسانی زندگی کے ہر شعبہ میں اسلام کا قانون موجود ہے کیا اس سے بڑھ کر کوئی کامل قانون اور شریعت ہو سکتی ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا۔ اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی۔ اور اسلام جیسا کامل مذہب دیکر میں خوش ہو گیا۔ اللہ اللہ کیسا یکامل مذہب ہے۔ کہ اس نے کسی بات کو نہیں چھوڑا۔ وانزل الیکم الکتاب مفصلاً۔ ما کان ھذا القرآن ان یفتری من دون اللّٰہ ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل الکتاب لا ریب فیہ من رب العالمین۔ اور تمہاری طرف مفصل کتاب نازل فرمائی۔ یہ قرآن اللہ کے بغیر کسی اور نے نہیں بنایا۔ لیکن یہ تمام پیش افتادہ صداقتوں کی تصدیق ہے۔ اور پہلی سماوی کتب کی تفصیل لاریب رب العالمین کی طرف سے ہے۔

سبحان اللہ دیکھنے اور کہنے کو تو صرف دو ہی لفظ ہیں۔ مگر ان دو الفاظ نے اپنے اندر معانی کے سمندر بند کئے ہیں۔ دنیا و مافیہا کی چیزیں جن سے انسان کو اکثر واسطہ پڑتا ہے۔ کوئی بھی ان میں سے نقص سے خالی نظر نہیں آتی۔ اس لئے ناچار اسے کہنا پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان نقائص اور عیوب سے بالکل پاک ہے۔ قرآن شریف نے اس تسبیح پر بڑا زور دیا ہے اسلام کی آمد کے وقت جتنے مذاہب عالم میں موجود تھے۔ ان سب نے اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات میں کوئی نہ کوئی نقص جو کہ اس کی ذات کو بٹا لگاوے۔ مان رکھا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے بہت سورتوں کے ابتدا میں سبح اور یسبح کا لفظ ارشاد فرمایا ہے۔ صبح اور شام کو اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے کا حکم خود قرآن میں موجود ہے۔ سبحوہ بکرۃ واصیلاً۔ فسبحان اللّٰہ حین تمسون وحین تصبحون اللہ تعالیٰ پر یہ زمانہ اثر نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ حدوث سے پاک ہے۔ ان من شئ الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقھون تسبیحھم ہر ایک چیز اللہ تعالیٰ کی تنزیہ بیان کر رہی ہے۔ اور اسکو صفات علیا سے متصف گردان رہی ہے۔ لیکن تم انکی تنزیہ کی طرز سمجھ نہیں سکتے۔ کیا ہر ایک چیز کیا بلحاظ اپنے کمال کے اور کیا بلحاظ اپنے نقصوں کے اپنے خالق اور صانع حقیقی کی تنزیہ اور تحمید نہیں کر رہی جب ہم نیچے اتریں۔ تو ہمیں رسول کریم نے تعلیم دی ہے۔ سبحان اللہ کہو۔ اللہ تعالیٰ زوال سے پاک ہے۔ وہ فوق الفوق ہے وہ تنزل اور کمزوری سے بالکل پاک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب نمازی رکوع اور سجود میں نیچے جھکتا ہے تو اسوقت وہ کہتا ہے۔ سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم۔ تاکہ نمازی اپنے حال اور قال سے بتلاوے کہ اللہ تعالیٰ نقائص اور عیوب سے بالکل پاک ہے رسول کریم فرماتے ہیں کہ دو کلمے ہیں جو کہ زبان پر بڑے آسان اور خفیف معلوم ہوتے ہیں۔ مگر میزان اور ثواب کے ترازو میں وہ بڑے بھاری ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کو بڑے پیارے ہیں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ کیا ہی پاک ورد ہے کہ انسان اپنی زبان سے سبحان اللہ کہے اور پھر اس کو خوب سمجھے۔ اور اسکی کیفیت اس کے دل میں طاری ہو جاوے۔ کہ صرف اللہ ہی اسے پاک اور بے عیب نظر آوے۔ انسان ہمیشہ پاک کو پسند کرتا اور بے عیب سے تعلق لگانا چاہتا ہے۔ اور اسلئے وہ اپنے تئیں بھی اسکے خلق میں تخلق اور تجلی کرنا چاہتا ہے۔ اور اسطرح اسکی زندگی پاک ہوتی چلی جاتی ہے ان اللّٰہ یحب التوابین ویحب المتطھرین اس پاک سے جو دل لگاوے کہے پاک آپ تب اسکو پاک سچا مسلم وہی ہے جو کہ زبان سے بھی اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام نقصوں اور عیبوں سے پاک ہے اور پھر اسکا دل اس بات پر منقش ہو جاوے۔ اور پھر اپنے گفتار و کردار اور افعال و اعمال سے اس کی تنزیہ کرے۔ اور لوگوں میں سبحان اللہ کا رواج دے۔ سبحـ

ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

تصدیق المسیح

انی مہین من اراد اہانتک

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ حق بڑا مضبوط اور مستحکم چٹان پر ہوتا ہے۔ اس کو کوئی آندھی اور زلزلہ متزلزل نہیں کر سکتا۔ اس کی بنیاد بڑی ہی مضبوط اساس پر ہوتی ہے۔ افمن اسس بنیانہ علے تقوی من اللہ و رضوان خیر ام من اسس بنیانہ علے شفا جرف ھار فانہار بہ فی نار جھنم کیا وہ شخص جس نے اپنی عمارت کی اساس اللہ کے ڈر اور رضامندی پر رکھی ہے بہتر ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد کھائی کے گرنے والے کنارے پر رکھی۔ وہ اس کو جہنم کی آگ میں لے گئی۔ حضرت اقدس علیہ السلام کی ذات والاصفات کو اللہ تعالےٰ نے خلقت کی خیرخواہی کے لئے مجبول کیا تھا وہ ہمیشہ حق کی تائید میں مصروف و مشغول رہتے تھے۔ اور مخالفین اسلام کے برخلاف اخبارات اور رسالجات اور اشتہارات میں مضامین شایع فرماتے تھے اور آپکے دلائل ساطعہ اور براہین قاطعہ ایسے مضبوط اور مستحکم ہیں کہ اتنک مخالفوں سے ان کا جواب نہیں بنا۔ حق حق ہوتا ہے۔ اس کو بھلا کون رد کر سکتا ہے۔ اسی زمانہ میں آپ نے انگریزی میں اسلام کی صداقت کا اشتہار تمام دنیا کے اطراف واکناف میں شایع کیا۔ اور اسلام کی حقیقت اور آنحضرت صلعم کی رسالت کی حقیقت اور قرآن مجید کی حقیت ثابت کرنے کیلئے آپ نے براہین احمدیہ تصنیف فرمائی۔ اور اس کے معارضہ کنندہ کے لئے دس ہزار کا انعام دینے کا اعلان دیا۔ مگر کوئی میدان میں نہ آیا۔ جس سے ثابت ہو گیا۔ کہ واقعی براہین احمدیہ ایسی لاجواب کتاب ہے۔ کہ اس کے دلائل کو کوئی بھی اتنک نہیں توڑ سکا۔ اسوقت اکثر اہل اسلام آپکے ثناخوان تھے۔ اور جب آپنے بحکم الٰہی دعویٰ کیا۔ اور وہی دعویٰ کیا جو کہ براہین احمدیہ میں مندرج تھا۔ اور جسکی تصدیق مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کر چکے تھے۔ اور اپنے ریویو میں لکھ چکے تھے۔ کہ یہ ایسی کتاب ہے کہ اسلام کی تائید میں تیرہ سو برس سے نہیں لکھی گئی۔ اور آپ کے الہامات کی تصدیق کی۔ مگر آپکے دعویٰ کرنے پر وہ اس بات سے منحرف ہو گیا۔ کہ کیوں آپنے ان کے مشورہ سے دعویٰ نہ کیا حضرت اقدس ع نے دعوے اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت کیا تھا آپنے فرمایا۔ اگر میں نے منصوبہ کرنا ہوتا۔ تو ضرور میں آپ سے مشورہ کے بعد ہی کرتا مگر میں کیا کروں۔ ان اتبع الا مایوحی الی۔ میں تو وحی الٰہی کی اتباع کرتا ہوں۔ اسوقت شیخ بٹالہ نے کہا۔ کہ میں نے اس کو اونچا کیا تھا۔ اور میں ہی اس کو نیچے گراؤں گا۔ اس قول سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ شیخ صاحب کو اپنے ریویو پر بڑا ناز تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ میرے ریویو کی وجہ سے یہ اتنے بڑے ہو گئے ہیں۔ حالانکہ انسان بھلا انسان کو کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ اس کو تو اپنے نفس کے نفع و نقصان کا اختیار حاصل نہیں۔ چہ جائیکہ وہ دوسرے کو اونچا اور نیچا کرے۔ سید ولد بشر صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت تو ارشاد ہوتا ہے۔ قل لا املک لنفسی ضرا ولا نفعا الا ماشاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء۔ کہدے میں تو اپنی جان کے ضرر اور نفع کا بھی مالک نہیں۔ مگر جو اللہ چاہے اگر میں غیب کو جانتا تو میں اپنے لئے تمام آرام اور بھلائی جمع کر لیتا۔ اور مجھے کوئی دکھ اور تکلیف نہ ہوتی۔ موحد ہو کر دوسرے کے نافع اور ضار بننا بھلا سمجھ نہیں آتی۔ کیا معنے رکھتا ہے۔ انسان کا علم ایسا ضعیف اور کمزور ہے کہ اسے آئندہ کے متعلق ایک منٹ کی بھی خبر نہیں۔ چہ جائیکہ وہ کسی کی زندگی کا اونچا اور نیچا کرنا اس کے اختیار میں ہے۔ انسان کی کیا بساط ہے۔ کہ وہ ایسا دعویٰ کرے۔ نہ اس کو علم کامل حاصل ہے اور نہ اس کو کامل تصرف ہے۔ مگر اس کے مقابل میں خدا تعالےٰ کا علم اور تصرف کامل ہے۔ وہ جو فرماتا ہے۔ اس کو پورا کر کے چھوڑتا ہے۔ اور کسی کی مجال اور طاقت نہیں ہے۔ کہ اس سے جناب الٰہی کو روک سکے۔ ایک انسان حضرت اقدس ع کو کہتا ہے۔ کہ اس نے ہی آپ کو اونچا کیا تھا۔ اور وہی آپکو نیچے گرا دیگا۔ اور اللہ تعالیٰ آپکو فرماتا ہے۔ کہ انی معین من اراد اعانتک و مہین من اراد اھانتک میں اس کی مدد کروں گا۔ جو تیری مدد کا ارادہ کریگا۔ اور اس کو ذلیل کر دوں گا۔ جو تجھے ذلیل کرنیکا ارادہ کریگا یہاں خدا کا اور انسان کا مقابلہ آپڑتا ہے۔ بھلا بتلاؤ تو سہی اس مبارزہ میں کون جیتیگا۔ بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے۔ کلا و حاشا۔

اس ارادے سے پیشتر .... اس انسان کی دنیا میں بہت عزت تھی۔ لوگ اس کو سٹیشن پر ملنے اور لینے کے لئے جایا کرتے تھے۔ اور اس کی پیشوائی کو گھروں سے نکلا کرتے تھے۔ مگر جونہی اس نے یہ ارادہ ظاہر کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی رہی سہی عزت بھی لوگوں کے دلوں سے نکال دی اور کوئی فرد بشر اس کی پیشوائی کو اب نہیں جاتا۔ یوم لا ینفع مال ولا بنون کا نظارہ اس نے اس دنیا میں ہی دیکھ لیا۔ اور اللہ تعالےٰ کا نشان ظاہر ہو گیا۔ جو اس نے اپنے مامور پر نازل فرمایا تھا۔ کہ جو تیرے اہانت کا ارادہ کرے گا۔ میں اسے ذلیل کر دونگا۔ کیا یہ نشان کافی نہیں ہے۔ اس کے بعد حضرت اقدس ع کی عزت پہلے سے ہزار گنا بڑھ گئی۔ اور خدا کی نصرتیں آپ کے شامل حال ہو گئیں۔ اور ہزاروں نشان اللہ تعالیٰ نے آپ کی تائید میں ظاہر فرمائے۔ اور مخالفوں کی ہمتیں بالکل ٹوٹ گئیں۔ آپ کو کافر کہنے والے یا تو صفحہ دنیا سے مٹ گئے۔ یا آپ کے حلقہ بگوش غلام بن گئے۔ یہاں تک کہ اس نے بھی اپنے قول سے رجوع کر لیا۔ جسنے آپ کو نیچے گرانے کا ارادہ کیا تھا۔ وہی انسان جو پشاور سے کلکتہ تک تکفیر کی خاطر کوشاں رہا تھا۔ اور دائرہ اسلام سے آپ کو اور آپکے جماعت کو خارج کرتا تھا۔ آجکل ایک عدالت میں اظہار دیتا ہے۔ کہ تمام فرقے جن میں احمدی بھی شامل ہیں۔ مسلمان ہیں۔ اب کیا جائے غور نہیں ہے۔ کہ وہی انسان اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کیسا ہارتا ہے۔ آپ کی شان اس قول کے بعد اتنی بڑھی۔ کہ مخالفوں کی عقلیں ششدر رہ گئیں۔ اور آپ کے مخالفین کو ایسی ذلت نصیب ہوئی ہے۔ کہ جس کی کوئی بھی حد نہیں کیا ہی کسی نے خوب کہا ہے۔ من کان فوق محل الشمس رتبتہ فلیس شیء یرفعہ ولا یضعہ جو اس نظام شمسی سے بالا تر ہو۔ اس کو کوئی چیز بھلا کیا اونچا کریگی۔ اور کیا نیچا کریگی۔

اصل بات یہ ہے کہ جو اللہ کے ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا ہو جاتا ہے۔ تمام اشیاء اس کی خادم ہو جاتی ہیں۔ وہ اس کو ضرر اور نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ جو لوگ اپنے نفسانی شہوات اور خواہشوں سے منسلخ ہو گئے ہیں۔ اور انہوں نے اپنے ارادات الٰہی ارادہ کے ماتحت کر دئے ہیں۔ ان کو کون ایذا اور تکلیف دے سکتا ہے۔ ان کا مقابلہ کرنا جناب الٰہی کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے۔ من عادی لی ولیا فقد آذنتہ للحرب جو میرے دوست سے دشمنی کرتا ہے۔ تو میں اس کو لڑائی کا اعلان دیدیتا ہوں۔ اگر یہ سچی حدیث ہے۔ اور ضرور سچی ہے۔ تو غیر احمدی اس بات کا کیا جواب دے سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے اس ولی اللہ سے دشمنی کر کے کیا فائدہ اٹھایا۔ کیا وہ اپنے ارادوں میں کامیاب ہوئے۔ کیا وہ اس مبارزہ اور جنگ میں نیچے نہیں گرائے گئے صداقت ہر پہلو میں صداقت ہوتی ہے۔ اگر ایک یا دو دلیلیں ہوں۔ تو بھی اتفاق پر محمول کیا جا سکتا ہے۔ مگر یہاں زمین و آسمان اللہ تعالےٰ کے رسول کی صداقت کی بزبان حال شہادت ادا کر رہے ہیں ہزاروں نشان جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہم السلام کی سچائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمائے مگر اللہ تعالےٰ کی عجیب شان ہے کہ اس سے ایماندار ہی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور بے ایمان اس سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ما تغنی الآیات والنذر عن قوم لا یؤمنون نشانات اور انذار بے ایمان قوم کو کفایت نہیں کر سکتے۔ حضرت اقدس ع کا مصرع کیا اچھا ثابت ہوا۔

فاذا عنی باد تو نا فاین حینکم +

امر بالمعروف

یاایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات دنیا پر بہت ہیں۔ آپکی بعثت مبارک سے پہلے دنیا شرک و بدعت کے غمرات میں مستغرق تھی۔ آپ نے تمام دنیا کو ایک خدا کی طرف بلایا۔ اور شرک سے نجات بخشی جو کہ توہمات اور تخیلات واہیات پر مبنی ہے۔ آپنے دنیا کو رسومات قبیحہ سے آزاد کیا۔ ظہر الفساد فی البر والبحر دنیا میں گھٹا ٹوپ جہالت کی ظلمت چھائی ہوئی تھی۔ لوگوں کے اعتقادات اور عقول فاسد ہو چکے تھے۔ آپکے پہلے ایام جاہلیت تھے یعنی ان میں علم و فضل بالکل ندارد تھا۔ النادر کالمعدوم ایسے زمانہ پر فتن میں آپنے آکر لوگوں کو خدائے واحد کی طرف دعوت کی۔ اور تائیدات سماویہ اور تفضلات خدا وندی سے آپنے حق کی تائید میں وہ استقامت دکھائی جو کہ اس عالم اسباب میں بالکل عدیم المثال ہے۔ آپکو اللہ منوانے کے لئے اتنی تڑپ تھی۔ کہ آپ اپنی جان دینے کے لئے ہر طرح سے تیار اور مستعد تھے۔ لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین شاید تو اپنی جان کو ہلاک کر دیگا۔ اس بات پر کہ یہ ایمان نہیں لاتے۔ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم۔ تمہارے پاس رسول آیا اور وہ تم ہی میں سے ہے۔ تمہاری ایذا اور تکلیف اس پر شاق اور گراں گذرتی ہے۔ اسکو تمہارے لئے بڑی تڑپ ہے۔ مومنوں پر بڑا شفیق اور مہربان ہے اور ایسے رسول کے نام لینے والو۔ تم خدا کا جتنا شکر کرو۔ اتنا ہی تھوڑا ہے۔ ایسا عظیم الشان نبی کسی قوم اور امت کو نصیب نہیں ہوا۔ اب دنیا کی کم بختی اور بے نصیبی ہے۔ اگر وہ اس جیسے عظیم الشان رسول کے ہوتے ہوئے اوروں کی غلامی کو ترجیح دیتے ہیں حالانکہ ان کے بانی یہی نصیحت کر گئے تھے۔ کہ وہ اس رسول پر ایمان لاویں۔ جبکہ وہ دنیا میں آجاوے لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیین لما وسعہما الا اتباعی۔ اگر موسیٰ و عیسےٰ علیہما السلام زندہ ہوتے۔ تو سوائے میری اتباع کے انکے اور کوئی راہ نہ تھی۔ اب جو لوگ نہیں مانتے۔ وہ یہ اعتراض نہیں کر سکتے۔ کہ ہمیں کیوں ایسا رہبر نہیں دیا۔ یا اھل الکتاب قد جاءکم رسولنا یبین لکم علی فترۃ من الرسل ان تقولوا ما جاءنا من بشیر ولا نذیر فقد جاءکم بشیر و نذیر واللہ علیٰ کل شئے قدیر۔ اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارا رسول آچکا ہے تمہارے لئے بیان کرتا ہے اس زمانہ کے متعلق جبکہ رسول آنے بند ہو چکے تھے تاکہ تم یہ نہ کہدو۔ کہ ہمارے پاس کوئی بشیر اور نذیر نہیں آیا۔ تمہارے پاس بشیر اور نذیر آچکا ہے۔ اور اللہ نے ہر شئے کا اندازہ کیا ہوا ہے۔ مسلمانو! تم خدا کا لاکھ لاکھ شکر کرو۔ تم دوسری قوموں کے حالات نہیں دیکھتے کن گندوں میں وہ مبتلا ہیں۔ اگر یہ رسول نہ آیا ہوتا۔ تو تصور تو کرو کہ تمہاری کیسی بری حالت ہوتی۔ اس رسول کے ہم پر بے پایاں احسان ہیں۔ دیکھو انسانی فطرت احسان کنندہ سے محبت کرتی ہے۔ جبلت القلوب علیٰ حب من احسن الیہا۔ دیکھو تمہارے لئے رسول کریم نے اپنا آرام چھوڑا۔ قوم چھوڑی۔ وطن چھوڑا۔ لوگوں کی طعن و ملامت کا نشانہ بنے رہے۔ مشرکین مکہ کی ایذائیں سہیں۔ مگر خیر خواہی خلائق سے باز نہ آئے۔ اور لوگوں میں آخر حق کو رائج کر ہی دیا۔ اور پھر ایسی مکمل اور کامل شریعت اور تعلیم دنیا کو دی۔ کہ کبھی کسی استاد نے اس سے بڑھکر تو کیا ہونا ہے۔ اس کے برابر بھی نہیں دی۔ مسلمانوں کا تو بال بال بھی اگر رسول کریمؐ کے لئے دعا کرتا رہے۔ تب بھی آپکا احسان نہیں اتر سکتا۔

دیکھو ایسے محسن انسان کے لئے تمہارے دلوں میں جوش محبت موج نہیں مارتا۔ کہ تم ایسے انسان سے اپنا تعلق لگاؤ۔ دیکھو بغیر آپکی متابعت کے تم جناب الٰہی کے درگاہ میں نہیں پہنچ سکتے صرف ایک ہی راہ ہے۔ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو۔ تو تم محمد رسول اللہؐ کی پیروی کرو۔ محبوب الٰہی بنجاؤ گے۔ اس کا ایک یہ بھی طریق ہے کہ تم حضرت رسول کریمؐ کے لئے دردِ دل سے دعا کیا کرو۔ ایسی دعا کو درود کہتے ہیں۔ محسن کے لئے خواہ مخواہ دعا کرنے کو دل چاہتا ہے۔ انسانوں میں آپ سے بڑھ کر کوئی محسن نہیں۔ آپکے احسانات اور الطاف یاد کر کے آپ کے لئے درود مانگا کرو۔ دیکھو خود اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان اللہ و ملائکتہ یصلون علے النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر خاص رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی اس پر درود بھیجو۔ اور اس پر سلام بھیجو۔ آپنے فرمایا۔ کہ جس کے پاس میرا نام لیا جاوے۔ اور وہ مجھ پر صلوٰۃ نہ بھیجے۔ اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی بخیل نہیں دوستو بخل سے بچو۔ بخل بُری بلا ہے۔ بخیل اللہ کا دشمن ہوتا ہے۔ ولا یحسبن الذین یبخلون بما آتاہم اللہ من فضلہ ھو خیرا لہم بل ھو شر لہم اور جو لوگ اللہ کے دئیے ہوئے سے بخل کرتے ہیں وہ یہ نہ سمجھ لیں کہ انکا یہ کام اچھا ہے بلکہ یہ کام انکے لئے بہت ہی بُرا ہے آپنے فرمایا جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ اسے دس رحمتیں عطا فرماتا ہے۔ دوستو! تم میں سے کون ہے جسکا دل نہ چاہتا ہو کہ وہ رحمت الٰہی کے بحار میں غرق ہو جائے یہ فرصت اور موقعہ غنیمت سمجھو۔ دوبارہ واپسی کی اجازت کبھی ...... نہیں ملیگی۔ دیکھو درود نہ پڑھنے والا بخیل بنتا ہے۔ اور پڑھنے والیکو کتنا ثواب اور اجر ملتا ہے کیا اب بھی تم درود پڑھنے سے لیت و لعل سے کام لوگے۔ درود پڑھنا نفیا اور اثباتاً واجب ہو چکا ہے اور خود امر کا صیغہ وجوب کے لئے کافی سے بڑھ کر ہے دل سے رسول کریمؐ کیلئے اللہ جلشانہٗ سے دعا مانگا کرو۔ آپ کے خاتم النبیین ہونیکے ثبوت میں درود بڑی بھاری دلیل ہے درود پڑھنے والا یہ ثابت کرتا ہے کہ محمد رسول اللہ* کی رحمت کے محتاج ہیں اس سے مستغنی نہیں ہیں۔ اور اس سے وہ اعلان کرتا ہے کہ جبکہ تمام دنیا کا سردار رحمت الٰہی سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔ تو دوسرے لوگ کیوں محتاج نہیں ہونگے۔ دیکھو دنیا کے ہر اہل مذہب نے اپنے مقتدا پیشوا کیلئے کسی دعا کی ضرورت نہیں سمجھی۔ کوئی انکے لئے دعا نہیں مانگتا۔ حالانکہ انسان خدا کی رحمت اور مہربانی کے ہر وقت اور ہر لحظہ میں محتاج ہی رہتے ہیں اور کبھی بھی احتیاج سے آزاد نہیں ہو سکتے۔ اور انہوں نے یہ فرض کر لیا ہے کہ وہ اب کامل ہو چکے ہیں۔ ان کے لئے کسی دعا کی اب ضرورت باقی نہیں ہے۔ حالانکہ کمالات کی کوئی حد نہیں۔ اس لئے ہر انسان خواہ کتنی ہی ترقی کر جائے پھر بھی وہ محتاج کا محتاج ہی رہتا ہے۔ کوئی عیسائی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کیلئے دعا نہیں مانگتا۔ اور نہ کوئی یہودی حضرت موسیٰؑ کے لئے دعا کرتا ہے۔ نہ کوئی رام چندر اور کرشن دیو کے لئے دعا کرتا ہے غرضکہ مسلمانوں کے سوا کوئی اپنے رسول یا محسن کے لئے دعا نہیں مانگتا۔ اب ظاہر ہے کہ مذاہب عالم میں دعا مسلم مسئلہ ہے۔ کہ دعاؤں کو اللہ تعالیٰ سنتا ہے اور قبول فرماتا ہے اب سینکڑوں مسلمان سینکڑوں برسوں سے محمد رسول اللہ صلعم کیلئے دعائیں مانگ رہے ہیں اور پانچوں وقت اس بات پر مواظبت اور مداومت کرتے ہیں تو بتلاؤ۔ کہ رسول کریمؐ کے درجات اور کمالات ہر روز ترقی کرتے جاتے ہیں یا کہ نہیں اور زمین گول ہونیکی وجہ سے شاید کوئی وقت خالی جاتا ہو۔ ورنہ ہر وقت آپکے لئے دعا ہو رہی ہے۔ اور آپکے لئے ہر وقت درجات اور مراتب بڑھ رہے ہیں۔ اور چونکہ دوسرے مقتداؤں کے لئے دعائیں ہی نہیں ہوتیں۔ اس لئے ان کے کمالات اور درجات میں یہ زیادتی مراتب اور ترقی نہیں ہوتی۔ اس لئے ضرور ہے کہ آپکے کمالات تمام سے بڑھ جائیں۔ اور اسلئے آپ خاتم کمالات انسانیہ ہیں۔ خاتم کمالات نبوت ہیں خاتم کمالات رسالت ہیں۔ ایہا الاحباب حضرت مسیح موعودؑ نے تو بیعت کی شرائط میں بھی نبی کریم پر درود بھیجنا مقرر فرما دیا۔ اس میں ہرگز سستی نہیں کرنی چاہئے۔ ہر روز ضرور کچھ نہ کچھ رسول کریمؐ پر درود پڑھا کرو۔ رسمی طور نہیں ہونا چاہئے بلکہ خوب سمجھکر اور حقیقی طور پر درود پڑھا کرو اور دردِ دل سے رسول کریمؐ کیلئے تمنا کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت میں لیگا۔ اور تمہارے کاموں کا وہ خود متکفل ہو جائیگا۔ جیسا کہ وہ رسول کریمؐ کے کاموں کا متکفل تھا۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم۔

* صلی اللہ علیہ وسلم

تاریخ اسلام

سیرت النبی

طہارت النفس۔ تحمل

انسان کے نیک خصائل میں سے تحمل کی خصلت بھی اعلیٰ درجہ کی ہے۔ کیونکہ تحمل سے بہت سے جھگڑوں فسادوں اور لڑائیوں کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ بہت دفعہ انسان ایک بات سن کر بحث مباحثہ میں پڑ جاتا ہے۔ اور بجائے فائدہ کرنے کے نقصان پہنچاتا ہے۔ بعض لوگ تو اپنے خیال کے خلاف بات سنتے ہی کچھ ایسے دیوانہ ہو جاتے ہیں۔ کہ حد اعتدال سے بڑھ کر گالیوں پر اتر آتے ہیں۔ اور عظیم الشان فسادوں کے بانی ہو جاتے ہیں۔ بعض لوگ اپنے منشاء کے خلاف بات سن کر ایسی طول طویل بحثیں شروع کر دیتے ہیں۔ کہ جنکا ختم ہونا محالات سے ہو جاتا ہے۔ لیکن حقیقی مصلح وہی ہے۔ جو اکثر اوقات تحمل سے کام لیتا ہے۔ اور احتیاط کے ساتھ سمجھاتا ہے ✦

آجکل کے بادشاہ یا علماء یا گدی نشین اپنی حیثیت کا قیام ہی اسی میں دیکھتے ہیں۔ کہ کوئی شخص ان کے خلاف بات نکرے اور مرضی کے خلاف بات دیکھ کر فوراً ناراض ہو جاتے ہیں۔ اور تحمل سے کام نہیں لیتے۔ ممکن نہیں کہ ان لوگوں کے مزاج کے خلاف کوئی شخص بات کہدے۔ اور پھر بغیر کچھ سخت و سست کلام سننے کے اس مجلس سے اٹھے۔ مگر ہمارے آنحضرت صلعم اس طرز کے نہ تھے۔ آپ اس موقعہ پر تحمل سے کام لیتے اور بجائے گالیاں دینے اور سختی کرنے کے ایسا نرمی کا طریق اختیار کرتے۔ کہ دوسرا خود بخود شرمندہ ہو جائے ✦

حضرت علیؓ اپنا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک موقعہ پر جبکہ حضرت علیؓ نے آپکو ایسا جواب دیا جس میں بحث اور مقابلہ کا طرز پایا جاتا تھا۔ تو بجائے اس کے کہ آپ ناراض ہوتے یا خفگی کا اظہار کرتے۔ آپنے ایک ایسی لطیف طرز اختیار کی۔ کہ حضرت علیؓ غالباً اپنی زندگی کے آخری ایام تک اس کی حلاوت سے مزا اٹھاتے رہے ہونگے۔ اور انہوں نے جو لطف اٹھایا ہوگا۔ وہ تو انہیں کا حق تھا۔ اب بھی آنحضرت کے اس اظہار ناپسندیدگی کو معلوم کر کے ہر ایک باریک بین نظر محو حیرت ہو جاتی ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم طرقہ وفاطمۃ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیلۃ فقال الا تصلیان فقلت یا رسول اللہ انفسنا بید اللہ فاذا شاء ان یبعثنا بعثنا فانصرف حین قلنا ذالک ولم یرجع الی شیئا ثم سمعتہ وھو مول یضرب فخذہ وھو یقول وکان الانسان اکثر شیء جدلا۔ یعنی نبی کریم صلعم ایک رات میرے اور فاطمۃ الزہراء کے پاس تشریف لائے۔ جو رسول اللہ صلعم کی صاحبزادی تھیں۔ اور فرمایا۔ کہ کیا تم تہجد کی نماز نہیں پڑھا کرتے میں نے جواب دیا۔ کہ یا رسول اللہ ہماری جانیں تو اللہ تعالےٰ کے قبضہ میں ہیں۔ جب وہ چاہے اٹھانا اٹھا دیتا ہے۔ آپ اس بات کو سن کر لوٹ گئے۔ اور مجھے کچھ نہیں کہا۔ پھر میں نے آپ سے سنا۔ اور آپ پیٹھ پھیر کر کھڑے ہوئے تھے اور آپ اپنی ران پر ہاتھ مار کر کہہ رہے ہیں کہ انسان تو اکثر باتوں میں بحث کرنے لگ پڑتا ہے ✦

اللہ اللہ کس لطیف طرز سے حضرت علی رضؓ کو آپنے سمجھایا۔ کہ آپکو یہ جواب نہیں دینا چاہیئے تھا۔ کوئی اور ہوتا۔ تو اول تو بحث شروع کر دیتا۔ کہ میری پوزیشن اور رتبہ کو دیکھو۔ پھر اپنے جواب کو دیکھو۔ کہ کیا تمہیں یہ حق پہنچتا تھا۔ کہ اسطرح میری بات کو رد کر دو۔ نہیں تو کم سے کم یوں بحث شروع کر دیتا۔ کہ یہ تمہارا دعویٰ غلط ہے۔ کہ انسان مجبور ہے۔ اور اس کے تمام افعال اللہ تعالےٰ کے قبضہ میں ہیں۔ وہ جسطرح چاہے کروا تا ہے۔ چاہے نماز کی توفیق دے چاہے نہ دے۔ اور کہنا کہ جبر کا مسئلہ قرآن شریف کے خلاف ہے۔ لیکن آپنے ان دونو طریق میں سے کوئی بھی اختیار نہ کیا۔ اور نہ تو ان پر ناراض ہوئے۔ نہ بحث کر کے حضرت علیؓ کو ان کے قول کی غلطی پر آگاہ کیا۔ بلکہ یکطرف ہو کر انکے اس جواب پر اسطرح اظہار حیرت کر دیا۔ کہ انسان بھی عجیب ہے۔ کہ ہر بات میں کوئی نہ کوئی پہلو اپنے موافق نکال ہی لیتا ہے۔ اور بحث شروع کر دیتا ہے۔ حقیقت میں آپ کا اتنا کہدینا ایسے ایسے منافع اندر رکھتا تھا۔ جسکا عشر عشیر بھی کسی اور کی سو تختوں سے نہیں پہنچ سکتا تھا۔

اس حدیث سے ہمیں بہت سی باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ جن سے آنحضرت صلعم کے اخلاق کے مختلف پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے اور اسی جگہ ان کا ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

اول تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپکو دینداری کا کسقدر خیال تھا۔ کہ رات کے وقت پھر کر اپنے قریبیوں کا خیال رکھتے تھے۔ بہت لوگ ہوتے ہیں۔ جو خود تو نیک ہوتے ہیں۔ لوگوں کو بھی نیکی کی تعلیم دیتے ہیں لیکن ان کے گھر کا حال خراب ہوتا ہے۔ اور انمیں یہ مادہ نہیں ہوتا کہ اپنے گھر کے لوگوں کی بھی اصلاح کریں۔ اور انہی لوگوں کی نسبت مثل مشہور ہے۔ کہ چراغ تلے اندھیرا۔ یعنی جسطرح چراغ اپنے آس پاس تمام اشیاء کو روشن کر دیتا ہے۔ لیکن خود اس کے نیچے اندھیرا ہوتا ہے۔ اسیطرح یہ لوگ دوسروں کو تو نصیحت کرتے پھرتے ہیں۔ مگر اپنے گھر کی فکر نہیں کرتے۔ کہ ہماری روشنی سے ہمارے اپنے گھر کے لوگ کیا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مگر آنحضرت صلعم کو اسبات کا خیال معلوم ہوتا ہے کہ انکے عزیز بھی اس نور سے منور ہوں۔ جس سے وہ دنیا کو روشن کرنا چاہتے تھے اور اس کا آپ تعہد بھی کرتے تھے۔ اور ان کے امتحان و تجربہ میں لگے رہتے تھے۔ اور تربیت اعزا ایک ایسا اعلیٰ درجہ کا جوہر ہے۔ جو اگر آپ میں نہ ہوتا۔ تو آپکے اخلاق میں ایک قیمتی چیز کی کمی رہ جاتی ✦

دوسری بات یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ آپکو اس تعلیم پر کامل یقین تھا جو آپ دنیا کے سامنے پیش کرتے تھے۔ اور ایک منٹ کے لئے بھی آپ اس پر شک نہیں کرتے تھے۔ اور جیسا کہ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ دنیا کو الو بنانے کے لئے اور اپنی حکومت جمانے کے لئے آپنے یہ سب کارخانہ بنایا تھا۔ ورنہ آپکو کوئی وحی نہ آتی تھی۔ یہ بات نہ تھی۔ بلکہ آپکو اپنے رسول اور خدا کے مامور ہونے پر ایسا ثلج قلب عطا تھا۔ کہ اس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔ کیونکہ ممکن ہے کہ لوگوں میں آپ بناوٹ سے کام لیکر اپنی سچائی کو ثابت کرتے ہوں۔ لیکن یہ خیال نہیں کیا جا سکتا۔ کہ رات کے وقت ایک شخص خاص طور پر اپنی بیٹی اور داماد کے پاس جائے اور انسے دریافت کرے کہ کیا وہ اس عبادت کو بھی بجا لاتے ہیں۔ جو اللہ نے فرض نہیں کی بلکہ اس کا ادا کرنا مومنوں کے اپنے حالات پر چھوڑ دیا ہے۔ اور جو آدھی رات کے وقت اٹھ کر ادا کیجاتی ہے۔ اس وقت آپکا جانا اور اپنی بیٹی اور داماد کو ترغیب دینا کہ وہ تہجد بھی ادا کیا کریں۔ اس کامل یقین پر دلالت کرتا ہے۔ جو آپکو اس تعلیم پر تھا جس پر آپ لوگوں کو چلانا چاہتے تھے ورنہ ایک مفتری انسان جو جانتا ہو۔ کہ ایک تعلیم پر چلنا نہ چلنا ایک سا ہے۔ اپنی اولاد کو ایسے پوشیدہ وقت میں اس تعلیم پر عمل کرنے کی نصیحت نہیں کر سکتا۔ یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب ایک آدمی کے دل میں یقین ہو۔ کہ اس تعلیم پر چلے بغیر کمالات حاصل نہیں ہو سکتے۔

تیسری بات وہی ہے جس کے ثابت کرنے کے لئے میں نے یہ واقعہ بیان کیا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم ہر ایک بات کے سمجھانے کے لئے تحمل سے کام لیا کرتے تھے۔ اور بجائے لڑنے کے محبت اور پیار سے کسیکو اسکی غلطی پر آگاہ فرماتے تھے۔ چنانچہ اس موقعہ پر جب حضرت علیؓ نے آپکے سوال کو اس طرح رد کرنا چاہا۔ کہ جب ہم سو جائیں۔ تو ہمارا کیا اختیار ہے۔ کہ ہم جاگیں کیونکہ سویا ہوا انسان اپنے آپ پر قابو نہیں رکھتا جب وہ سو گیا۔ تو اب اسے کیا خبر ہے کہ فلاں وقت آ گیا ہے۔ اب میں فلاں کام کر لوں۔ اللہ تعالیٰ آنکھ کھولدے۔ تو نماز ادا کر لیتے ہیں ورنہ مجبوری ہوتی ہے (کیونکہ اسوقت الارم کی گھڑیاں نہ تھیں) اسبات کو سنکر آنحضرت صلعم کو تو حیرت ہونی ہی تھی۔ کیونکہ آپکے دل میں جو ایمان تھا۔ وہ کبھی آپکو ایسا غافل نہ ہونے دیتا تھا۔ کہ تہجد کا وقت گذر جائے۔ اور آپکو خبر نہ ہو۔ اس لئے آپنے دوسری طرف منہ کر کے صرف یہ کہدیا۔ کہ انسان بات مانتا نہیں جھگڑتا ہے یعنی تمکو آئندہ کیلئے کوشش کرنی چاہیئے تھی۔ کہ وقت ضائع نہ ہو۔ نہ کہ اسطرح ٹالنا چاہیئے تھا۔ چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ میں نے پھر کبھی تہجد میں ناغہ نہیں کیا ✦

تادیب النساء

دیہاتی مستورات میں مختصر نقصان وہ عیب

پردہ سے بیخبری

شہر والیوں کو باہر نکلنا ہی نہیں ملتا۔ نہ ضرورت پڑتی ہے۔ مگر گاؤں میں زمیندار بیویاں اپنے کام کاج کے لئے اور دیگر ضروریات زندگی کے لئے ضرور باہر نکلتی ہیں۔ اور میرے خیال میں یہ عیب کی بات نہیں۔ کیونکہ جس قدر شہروں میں پردہ کی ضرورت ہے۔ اس قدر گاؤں میں شائد نہیں۔ مرد تو عموماً کاروبار کے لئے باہر جنگلوں اور زمینوں میں رہتے ہیں۔ اور ان کا ہاتھ بٹانے کے لئے مستورات کو بھی جانا پڑتا ہے۔ ہمارے حضور سرکار عالی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں بیویاں باہر نکلتیں اور کام کاج کے لئے اپنے خاوندوں کا ہاتھ بٹاتی تھیں چنانچہ لکھا ہے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اونٹ کے لئے کھجور کی گٹھلیاں چن کر لاتیں۔ اور قضائے حاجت کو باہر تشریف لے جاتیں۔ ہماری سیدہ خاتون جنّت کا مسجدوں میں تشریف لانا کئی دفعہ ثابت ہوا ہے۔ مگر ماتحت پردہ اسلام لکھا ہے۔ یعنی چادر اوڑھ کر غض بصر۔ آنکھیں نیچی کر کے نکلنے اور چلنے کا حکم ہے۔ مگر برخلاف اس کے گاؤں میں بہنوئی۔ دیور چچا کے بیٹوں سے ماموں کے بیٹوں سے اس قدر بے تکلفی برتی جاتی ہے۔ کہ ایک چارپائی پر بیٹھ لیتی ہیں۔ ہاں خاوند سے ابتداء میں گھونگٹ نکالتی ہیں۔ حالانکہ یہ گناہ ہے۔ کیا کوئی واقف اسلام بھائی یا بہن انہیں نامحرموں اور محرموں کے احکام سمجھا سکتا ہے۔ ضرور سمجھائے۔ خاص کر احمدی خاندانوں میں سختی سے پردہ کا حکم سنایا جائے۔ اور رواج دیا جاوے۔

حق اور ناحق مال میں فرق

میں نے یہ بھی مشاہدہ کیا ہے کہ اپنے مال اور دوسرے کے مال میں فرق نہیں جانتیں۔ خاص کر کوئی امانت رکھے جھٹ وہ اپنا ہی سمجھ کر اسے استعمال کر لیتی ہیں۔ حالانکہ یہ کبیرہ گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تو غفور رحیم ہے وہ اپنا گناہ بخش دیتا ہے۔ مگر بندوں کا حق نہیں بخشا جاویگا۔

غیبت اور گلہ کی عادت

گلہ شکوہ۔ چغلی۔ کی اس قدر بد عادت میں نے دیکھی ہے۔ کہ معاذ اللہ سخت افسوس تو یہ ہے۔ کہ انکو معلوم ہی نہیں۔ کہ غیبت کہتے کس کو ہیں۔ سنو! گلہ یہ ہے کہ کوئی بہن آگئی۔ بس دوسری ہمسائی یا شریک کا شکوہ یا انکی اصطلاح میں اس کی باتیں شروع کر دیں۔ کہ ایسی ہے ویسی ہے میرے ساتھ یہ برائی کی یہ کی۔ پھر یہ گناہ عظیم اسقدر بڑھتا ہے کہ اس پر تہمت ناحق لگانے سے بھی باز نہیں آتیں۔ نہ خوف خدا آتا ہے۔ کہ یہ بھی تو مُردہ کا گوشت کھانے کے برابر تھا۔ ناحق الزام لگانا ایسی بُری بلا ہے۔ جو کوئی کسی کو ناحق الزام لگاتا ہے۔ نہیں مرتا جب تک ویسا ہی اسے نہ لگ لے۔ اور یہ سچ مچ واقعی بات ہے۔ پھر غضب تو یہ ہے۔ کہ سننے والی جبتک ہاں میں ہاں نہ ملائے۔ اس کی خلاصی نہیں ہوتی۔ یہ سخت بُزدلی ہے۔ سننے والی کو چاہیئے۔ کہ فوراً روکے اور اسے عذاب الٰہی سے ڈرائے۔ یا اٹھ کر چلی جاوے۔

بدظنی

کسی پر بدگمانی بھی ایک بلائے بے درمان ہے اور اس کی مذمّت تو بار بار قرآن شریف میں لکھی ہے۔ بدظنی ایسی سخت گنہگار رہی ہے کہ ملکوں کے ملک گھروں کے گھر اس آتش دوزخ سے جل گئے ہیں۔ مگر ہماری بہنوں کا یہ ایک دلچسپ مشغلہ ہے۔ بات یہ ہے کہ علم کی روشنی میں اور بات کرنے کو کوئی ملتی نہیں۔ ملک کی خبروں سے تو بوجہ ناواقفیت بےخبری ہے اور دینداری سے محروم ہیں۔ پھر مشغلہ کیا نکلے۔ کاش وہ خدا رسول کی باتوں سے واقف ہوں۔ اور دنیا و دین میں سنوار پیدا کرنیوالیاں پیدا ہوں۔ نہ کہ بگاڑ۔

مہمان نوازی مطلق نہیں

یہ ایک اعلیٰ ہنر اور ثواب کا کام تھا۔ کہ مہمان نوازی کریں۔ اور اگرچہ ساگ ستّو پاس ہوں مگر اپنے مسلمان بھائی کے آگے رکھ دیں۔ اور وہ بھی بخوشی تمام کھا لے۔ مگر ہماری بہنوں میں یہ مطلق نہیں۔ مہمان کوئی بھولا بھٹکا آگیا۔ بس سر پر بلا سوار ہو گئی۔ پھر آپس میں کافضیحتی شروع ہو گئی۔ کہ اسے کہاں سے روٹی دیں۔ آہ مہمان پر تنگی کرتے ہیں خدا تعالےٰ رزق میں تنگی کر دیتا ہے۔ ہاں اگر شادی بیاہ ہوں میں خرچ کرنا ہو۔ بس پھر مکان بھی گروی رکھو۔ مگر بیٹے کی برات عمدہ جائے۔ کھانے اسقدر ہوں۔ کہ ناک نہ کٹ جائے غرض کہ کیا کیا لکھوں۔ کہاں تک رونا روؤں سلسلۂ خیالات تو اُمڈ کر چلا آرہا ہے۔ مگر ایک کمزور قلم محدود دماغ وہ حالت نہیں بیان کر سکتا۔ جو کسی اعلےٰ دماغ کا کام ہے۔ خداوند کریم کو ہی طاقت ہے۔ کہ کسی طرح سے سارے جہاں میں اپنا پاک دین پھیلاوے۔

والسلام

(سکینتہ النساء از قادیان)

ہمارا نبی

ڈھیر دیکھے جو صنم خانوں کے ٹوٹے پھوٹے
شل کفار شیاطین نے بھی سینے کوٹے

سلسلے کفر کے زنار کے رشتہ ٹوٹے
شرک باطل ہوا تثلیث کے چھکے چھوٹے

رہ گیا ایک خدا ایک خدائی اس کی ؛
پڑ گئی ساری خدائی میں دھائی اس کی

شان محبوبی و رعنائی کا مظہر بن کر
مسند عزت لولاک کا افسر بن کر

رونق تخت و علم زینت ممبر بن کر
صاحب تاج و نگیں مالک کشور بن کر ؛

سب سے اوّل جو تھا آخر وہ شہنشاہ آیا
فخر کل ختم رسل باحشم و جاہ آیا

مکی و ہاشمی و مطلبی آپہنچا ؛
ابطحی و مدنی و عربی آپہنچا ؛

چارہ فرمائے دم جان بلبی آپہنچا
درد مندوں کا طبیب اور نبی آپہنچا

لو وہ آپہنچا کہ دم بھرتے تھے موسےٰ جسکا
لائے تھے مژدہ جان بخش مسیحا جس کا

جس کا انجیل میں ہے نام مقدس مسطور
جس کی توریت میں ہے بشارت مذکور

دیتی ہے جس کی شہادت کھلے لفظوں میں زبور
تھا جو بچپن ہی سے صادق بھی امین بھی مشہور

وحی ارشاد ہے الہام ہے فرمان جس کا
سب پہ روشن ہے کھلا معجزہ قرآن جسکا

سیدھا رستہ وہ شریعت کا دکھانے والا
قافلے بھٹکے ہوئے راہ پہ لانے والا ؛

حق کا فرمان وہ بندوں کو سنانیوالا
وہ نبی علم لدنی کے خزانے والا ؛

جس کو سب مرجع اُمّی لقب کہتے ہیں
اور ہم امت بامی و ابی کہتے ہیں

اسے کہ قربان برخ پاک تو اُمی و ابی
دے تصدیق بحالت دل ہر شیخ و صبی ؛

شاہ والا حسبی مرور عالی نسبی
نونہال چمن ہاشمی و مطلبی ؛

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

تبلیغ اسلام

الحمد للہ کہ خواجہ کمال الدین صاحب تبلیغ اسلام کے کام میں مشغول ہیں۔ اور یورپ میں بہت سے لوگوں کی ہدایت کا باعث ہو چکے ہیں۔ برادرم چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے جن کو خواجہ صاحب کی مدد کے لئے بھیجا گیا تھا۔ اب تک بوجہ آشوب چشم کچھ کام نہیں کر سکے۔ لیکن الحمد للہ کہ اب انہیں آرام ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے اب انہوں نے تبلیغ اسلام کے کام کو شروع کر دیا ہے۔ چونکہ خواجہ صاحب کو رسالہ کے لئے ایک کلرک کی ضرورت ہے۔ اور آنکھوں کی بیماری کی وجہ سے چودہری صاحب اس کام کو نہیں کر سکے۔ شائد اگر کوئی اور انتظام نہ ہو۔ تو انہیں واپس آنا پڑے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اگر ان کی وہاں رہائیش کا کوئی سامان کر دے تو امید ہے کہ ان کی کوششیں بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے سلسلہ کی ترقی اور اسلام کے جلال کے اظہار کے لئے مفید ثابت ہونگی۔ انشاء اللہ۔

چودہری صاحب نے فی الحال ایک سلسلہ لیکچروں کا شروع کیا ہے۔ جس کا حال انہوں نے مفصلہ ذیل الفاظ میں حضرت خلیفۃ المسیح کو تحریر کیا ہے۔

"سیدی۔ اسلام علیکم

حضور کا ۲۱ جنوری کا خط پڑھ کر دل کو اطمینان ہوا۔ اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف کرے۔ اور مجھے اپنی رضاؤں کی راہ پر چلنے کی طاقت عطا فرما دے۔ میں نے اللہ تعالیٰ کے محض فضل سے مسجد میں اسلام اور عیسائیت پر لیکچروں کا ایک سلسلہ شروع کر دیا ہے۔

پہلا لیکچر ۸ فروری کو اتوار کے دن ہوا۔ اس کا اشتہار بھی حضور کی خدمت میں روانہ کرتا ہوں۔ ممکن ہے کہ اسے دیکھ کر حضور کے دل میں میرے لئے دعا کی تحریک ہو۔ حاضرین کی تعداد ۵۰ اور ۶۰ کے درمیان تھی۔ اور تمام عیسائی مرد عورت تھے۔ یہ تعداد ہمارے خیال سے بہت بڑھ کر تھی۔ ہم نے ۵۰ کے قریب کرسیوں کا انتظام کیا تھا۔ اس واسطے بعض مرد اور عورتوں کو کھڑا رہنا پڑا۔ ان سے عذر کر دیا گیا ہے اور اب ۶۰ کرسیوں کا انتظام کرنے کا خیال ہے۔ مضمون کا عنوان

اسلام

تھا۔ میں نے نہایت ہی سادہ رنگ میں اسلام کے معنی بیان کئے اور ایسی طرز اللہ تعالےٰ کے فضل سے اختیار کی گئی۔ کہ بات آسان اور عام فہم ہو۔ اس کے بعد ذرا اور تشریح کی۔ اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے مطالب اور معانی بیان کئے۔ اس کے بعد اذان کی تشریح کی کیونکہ وہ لوگ اب ۵ وقت آذان سنتے ہیں۔ اس کے بعد مختلف رنگ میں الحمد شریف کا ترجمہ کر کے سنایا۔ مذہب کی اصل غرض بیان کی۔ اور لیس البران تولوا۔ آیت کی غرض اور معنے بیان کئے۔ حاضرین پر اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت اثر ہوا۔ اور لیکچر کے بعد دو تین شخصوں نے مجھ سے اپنی خوشی اور پسندیدگی کا اظہار بھی کیا۔

مجھے اس بات سے بھی بہت خوشی ہوئی۔ کہ مجھے اپنے مافی الضمیر کا اظہار پورے طور پر بالکل آسانی کے ساتھ انگریزی میں کرنے کا موقعہ ملا۔ اور یہ پہلا ہی موقعہ تھا۔ کہ میں عام پبلک کے سامنے انگریزی میں مذہب پر تقریر کروں۔"

سراج الاخبار جہلم

"سراج الاخبار جہلم جس کا ایڈیٹر ہمارے سلسلہ کا پرانا دشمن ہے۔ اس نے پچھلے دنوں پھر حسب عادت سلسلہ کے خلاف زہر اگلا ہے۔ جس کا موقعہ اسے اس سفر سے ملا۔ جو مجھے پچھلے دنوں برائے تبلیغ ضلع جہلم میں کرنا پڑا تھا۔ چونکہ ضلع جہلم میں صرف وہی ایک اخبار ہے۔ اس لئے عوام پر اس کے اثر پڑنے کے خوف سے مولوی نور محمد صاحب نے اس کا جواب لکھا ہے۔ جو ذیل میں شایع کیا جاتا ہے۔

(ایڈیٹر)

مجھے پچھلے دنوں سراج الاخبار جہلم نے احمدی جماعت کے متعلق جو چند غلط واقعات شایع کئے ہیں۔ ان کو پڑھ کر افسوس ہوا اور میں نے سراج الاخبار کے ایڈیٹر صاحب کو مطلع بھی کر دیا۔ کہ ان کے نامہ نگار نے غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ مگر انہوں نے پرواہ نہ کی۔ اس لئے الفضل کے ذریعہ سے اس کی تردید کرتا ہوں۔ یاد رہے کہ نامہ نگار صاحب نے بہت سی غلط بیانیوں سے کام لیا ہے۔ شروع مضمون میں وہ پرانے مقدمات حضرت مرزا صاحب مرحوم مسیح موعود و مہدی مسعود اور مولوی کرم الدین ...... کا ذکر کرتے ہوئے شیخی مارتے ہیں۔ کہ ان مقدمات میں مرزا صاحب کے دعاوی کی قلعی کھل گئی۔ یہ عوام الناس پر ظاہر ہو چکا ہوا ہے۔ کہ ان مقدمات کا کیا حشر ہوا۔ کون صاحب پچھاڑے گئے۔ اور کس نے پچھاڑا۔ اور خدا کی طرف سے کس کا بول بالا ہوا۔ حضرت مرزا صاحب بموجب اپنی پیشگوئی والعاقبۃ للمتقین۔ بروئے فیصلہ ۷۔ جنوری ۱۹۰۵ء فیصلہ سرلے۔ آئی۔ بری صاحب بہادر سشن جج امرتسر بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہوئے۔ اور مولوی کرم الدین صاحب ...... مذکور پر مبلغ پچاس ۵۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔ یہ فیصلہ چھپا ہوا عام طور پر ملتا ہے۔ ہر شخص پڑھ سکتا ہے۔ اس کے پڑھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اس میں مولوی کرم الدین صاحب...... کی کیا عزت کی گئی۔ جس کے ازالہ کا انہوں نے استغاثہ کیا تھا۔ ایسا ہی حضرت مرزا صاحب مرحوم کی وفات عین وقت پر جب چمن کھل چکا تھا۔ بموجب پیشگوئیوں کے ہوئی۔ اور حاسدوں کا مونہہ کالا ہوا۔ ایسا ہی ہزارہا پیشگوئیاں ان کے زمانہ حیات میں پوری ہوئیں۔ اور بعض اب پوری ہو رہی ہیں۔ اور دنیا پر ان کی صداقت ہویدا ہو رہی ہے۔ اور خداوند عالی شان نے اپنے فضل و کرم سے اس سلسلہ کی اس قدر امداد فرمائی ہے کہ اس بزرگ امام کے لگے ہوئے پودوں کا اب باغ لہلہا رہا ہے۔ اور وہ پودے پھول اور پھل لا کر زمانہ کو سیر اور معطر کر رہے ہیں۔ چنانچہ غیر ممالک لنڈن۔ مصر۔ کابل۔ چین۔ امریکہ سے خوشبوئیں آ رہی ہیں۔ کہ بڑے بڑے عالم عیسائی اور دیگر لوگ اسلام لا رہے ہیں۔ اور آپ کی پیشگوئیاں پوری ہو کر مذہبی گرم بازاری کا وہ سماں نظر آ رہا ہے۔ کہ زمانہ دنگ ہو گیا ہے۔ نامہ نگار صاحب نے اخبار عالم سے آنکھیں بند کر کے لکھ دیا ہے کہ سلسلہ احمدیہ کی اب سرد بازاری ہے۔ اس کو شرم نہ آئی۔ کیا امام الزمان کی وفات کے بعد سلسلہ کا خاتمہ ہو گیا۔ یا وہ عمارت جس کا بنیادی پتھر ہمارے سید و مولےٰ رسول اکرم صلعم نے رکھ کر عالی شان تیار کی تھی۔ اور ناسازی زمانہ سے اس کی دیواریں خراب ہو گئی تھیں اور کچھ منہدم ہو چکی تھیں۔ کیا گر گئی ہے یا اس مرد میدان نے درست کرا کر پھر عمارت کو اسی شان کا کر دکھلایا ہے۔ اور اب زمانہ اس کو دور و دراز سے آ کر دیکھتا ہے۔ کیا باغ اسلام کے وہ پودے جو اس امام نے بڑی کوششوں سے باوجود مخالفت زمانہ کی سخت ہواؤں کے لگائے تھے۔ اب جوان ہو کر پھول لا رہے ہیں۔ اور حاسد دیکھ دیکھ کر جل رہے ہیں۔ یا خشک ہو گئے ہیں۔ ہاں مخالفوں کی مخالفت کی گرم بازاری اب بالکل سرد پڑ گئی ہے۔ اور ان کی دکانیں بے رونق ہو گئی ہیں۔

دوسرا اعتراض اس اخبار میں واقعہ وفات دختر سید

نادر علی شاہ صاحب رئیس چوہان پر کیا گیا ہے۔ واقعی علاقہ کے لوگ باوجود علم ہونے کے کہ صاحب موصوف احمدی ہیں۔ نماز جنازہ کے واسطے جمع ہوئے۔ مگر صاحب موصوف کے کامل ایمان۔ تہذیب اور سچی شرافت کی یہ اعلےٰ دلیل ہے۔ کہ انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ اور مجمع کو مطلع کر دیا۔ کہ یہ احمدی جنازہ ہے۔ جو صاحب پڑھنا چاہیں چلے جاویں۔ میں راضی ہوں۔ ہر ایک نے نماز پڑہی۔ اور روٹی کھائی۔ فاتحہ بھی پڑھا۔ صرف وہ چند اشخاص جو کہ محض حصول اسقاط کے غرض سے آئے تھے۔ بوجہ نہ ملنے ناجائز مطالبہ رخصت ہو گئے۔ صاحبان بصیرت کے واسطے کیا کمال۔ ایمان ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار کہ شاہ صاحب نے دنیاداری کے تعلقات کی نہ پرواہ کر کے دین کو ترجیح دی۔ اگر احمدی سمجھ کر لوگ جنازہ کے واسطے نہ جمع ہوتے۔ تو بھی شاہ صاحب مذکور کو کچھ رنج یا غصہ ہوتا۔ کہ اُن کے علاقہ نے جہاں کہ وہ ذیلدار بھی تھے۔ ایسے نازک موقعہ پر ہمدردی یا توقیر نہیں کی۔ مگر انہوں نے باوجود اژدحام خلائق کے لوگوں کو کھلم کھلا اپنے عقیدہ پر مطلع کر دیا۔ قادیان سے وفد بلا کر اظہار صداقت کرانے کی اُن کو اُس وقت ضرورت ہوتی۔ جبکہ اُن کے جنازہ کی توقیر نہ ہوتی۔ اور لوگ نہ آتے۔ واقعی مخالفوں کی نگاہ میں نیک عمل بھی عمل بد نظر آتا ہے۔ نامہ نگار صاحب بھی عجیب سمجھدار متعصب ہیں۔ اب میں صاحبزادہ محمود احمد صاحب کا معہ چند خدام چکوال میں بغرض اشاعت اسلام تشریف آوری کے اصلی واقعات قلمبند کرتا ہوں۔ جو کہ نامہ نگار صاحب نے بہت سی خود غرضی سے تحریر کئے ہیں۔

صاحبزادہ صاحب موصوف مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۱۴ء کی شام کے وقت چکوال تشریف لائے۔ اور دوسرے روز لیکچر اشاعت اسلام کے متعلق ہر مذاہب کے معززین کو نوٹس دئے۔ اور چکوال میں مشتہر کرا دیا۔ تاکہ عوام مستفید ہو سکیں ۲۸ جنوری ۱۹۱۴ء کو منڈی چکوال میں شیخ محمد یوسف صاحب نومسلم ایڈیٹر نور کا لیکچر ہوا۔ اور اس میں باوانانک صاحب کا مسلمان ہونا گرنتھ سے ثابت کیا گیا۔ چونکہ بارش شروع ہو گئی اس واسطے لیکچر ناتمام رہا۔ دوسرے صبح ۱۰ بجے سے شروع ہو کر بقایا لیکچر ختم ہوا۔ لیکچر بڑے اعلیٰ پیمانہ پر تھا۔ پھر حافظ روشن علی صاحب نے حیات و وفات مسیح پر بڑی عمدگی سے لیکچر دیا۔ پھر شیخ غلام احمد صاحب نومسلم نے عام اسلام پر لیکچر دیا۔ اور حقیقت اسلام کو اچھی طرح سے روشن کیا۔ اسی اثناء میں ایک رگھو سنگھ سبھا صاحبان کی طرف سے جو کہ عام ملازم کار تھے۔ آیا۔ جو کہ اخبار نور میں بجنسہٖ درج ہو چکا ہے۔ جس میں انہوں نے ۴ بجے شام کے لیکچر سننے کا اشتیاق ظاہر کیا۔ مگر چونکہ روانگی کا پہلے فیصلہ ہو کر انتظام ہو چکا تھا اس واسطے ان کی تمنا پوری نہ ہو سکی۔ اور چونکہ وقت تنگ ہو چکا تھا۔ اس واسطے صاجزادہ صاحب معہ خدام اپنی قیام گاہ پر بغرض ادائے نماز تشریف لائے۔ تو اہل تشیع اور اہل سنت جماعت کے بہت سے لوگ بڑے جوش و خروش سے اس مقام پر آئے۔ اور ظاہر کیا کہ مولوی کرم الدین سے مباحثہ کرانا چاہتے ہیں۔ ان کی طرف سے آئے ہیں۔ چونکہ ہر دو فرقہ جات کبھی اکٹھے نہیں ہوئے تھے اور ان کی اشکال اور ان کی غیظ و غضب کی گفتگو سے ٹپک رہا تھا۔ کہ مباحثہ کی آڑ میں لاکر مقابلہ کرینگے۔ جیسا کہ پہلے ایک دفعہ احمدیوں سے ایسا ہو چکا ہے۔ اور ان کی منشاء اس مباحثہ سے محض شورش کرنا تھا۔ اس لئے ان کو کہا گیا۔ کہ افسران پولیس کی معرفت حفظ امن کی ذمہ واری دیویں۔ یا کوئی معزز شہر امن کا ذمہ اٹھا دے اور باقاعدہ مباحثہ کی شرائط منظور کر کے اُس پر دستخط کر دیویں۔ تب مباحثہ منظور ہے۔ مگر مولوی کرم الدین جنہوں نے ان لوگوں کو درپئے آزار آمادہ کیا تھا۔ اور اونگھتے کو ٹھیلنے کا بہانہ۔ ان کی غرض شہرت حاصل کرنے کی تھی۔ اور اس طرح سے وہ مرد میدان بننا چاہتے تھے۔ انہوں نے پھر واپس کچھ جواب نہ دیا۔ اور روانگی کے وقت اتمام حجت کر کے خاموش ہو رہے۔ اور اپنے موافق لوگوں کو بھی راضی کر لیا۔ جب ان کا کوئی جواب نہ آیا۔ تو انجمن احمدیہ چکوال نے ان کو کہلا بھیجا۔ کہ کل صاجزادہ صاحب موضع چوہان میں مقیم ہوں گے وہاں امن اور مولوی صاحب کی عزت و حرمت کا ذمہ بغیر امداد پولیس سید نادر علی شاہ صاحب اٹھاتے ہیں۔ اُس جگہ آکر کے مباحثہ کر لیں۔ مگر مولوی صاحب بادشاہان کی طرف روانہ ہو گئے۔ اور صاجزادہ صاحب بعد ادائے نماز چوہان کی طرف معہ خدام خود تشریف لے گئے۔ اور دوسرے روز وہیں رہے۔ موضع بادشاہان جو کہ چوہان قیام گاہ صاجزادہ صاحب سے بالکل قریب تھا۔ وہاں مولوی صاحب کو چند ایک پیغام بھیجے گئے۔ اور ان کی عزت و حرمت کا ذمہ اٹھایا گیا۔ مگر تشریف نہ لائے۔ اور بزدلی کا کمال ثبوت دیا راجہ فضل دین وٹرنری اسسٹنٹ کے متعلق جو نامہ نگار نے تحریر کیا ہے۔ انہوں نے مولوی کرم الدین کو پرائیویٹ طور پر دوستانہ اتحاد کے باعث خط لکھا تھا۔ نہ انجمن احمدیہ کی طرف سے اُن کو دعوت دیگئی تھی۔ نہ صاجزادہ صاحب موصوف کی طرف سے۔

اگر مولوی صاحب کو پھر بھی شوق مباحثہ ہو۔ تو فریقین درخواست باضابطہ ضلع میں دیکر منظوری حاصل کرنے کے بعد شرائط مباحثہ طے کر لیں۔ تا حق اور ناحق اور سچ اور جھوٹ عالم آشکار ہو جاوے۔

(نور محمد احمدی از چکوال)

ایسی باتوں سے کیا فائدہ ہے؟

میں نے پچھلے سے پچھلے اخبار میں الفضل کے لیڈنگ آرٹیکل میں احمدی احباب کو اس امر کیطرف توجہ دلائی تھی۔ کہ وہ ہمیشہ اپنے اختلافات کا فیصلہ حضرت صاحب کی کتب کے ذریعہ کر لیا کریں۔ اور صرف عقلی ڈھکوسلوں پر نہ رہا کریں۔ کیونکہ اس سے اختلافات بجائے گھٹنے کے اور بڑھتے ہیں۔ حضرت صاحب کے زمانہ سے پہلے مسلمانوں کی کمزوری کا بڑا باعث ہی یہ تھا۔ کہ انہوں نے اپنی عقل کو قرآن و حدیث پر فوقیت دے رکھی تھی۔ اور بجائے قرآن و حدیث سے فیصلہ چاہتے کے اپنے خیالات پر قائم ہو گئے تھے۔ اور میں نے لکھا تھا۔ کہ اختلافات کا ہونا گھبراہٹ کی بات نہیں۔ کثرت سے اختلافات ہوتے ہیں حتیٰ کہ صحابہ بلکہ خلفاء میں بھی مسائل میں اختلاف ہوا ہے تو ہم کون ہیں۔ کہ ہم میں اختلاف نہ ہو۔ لیکن افسوس کے قابل یہ امر ہوتا ہے۔ کہ ان اختلافات کو اپنے خیالوں سے ترقی دیجائے اور اُن کا فیصلہ نہ کیا جائے۔

بعض دوستوں نے اس مضمون کا یہ مفہوم سمجھا ہے کہ چونکہ اسمیں خلیفۃ المسیح کا کچھ ذکر نہیں۔ کہ ان سے بھی پوچھنا چاہیئے یا نہیں اس لئے ان کی ہتک کیگئی ہے۔ اور جبکہ لکھدیا ہے کہ جو بات حضرت مسیح موعود کے منشاء کے خلاف ہو اس پر عمل نہ کرو۔ تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس میں اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ اگر خلیفۃ المسیح کی بات مسیح موعود کے خلاف ہو۔ تو اس کا انکار کر دو۔

مجھے اس سخن فہمی پر تعجب اور بہت ہی تعجب آتا ہے۔ اور اس پر اور بھی حیرت آتی ہے کہ کسطرح اس بات کو پھیلانے کی کوشش کیگئی ہے اور بعض احباب لوگوں کو اس خطرہ سے آگاہ کرنیکے لئے ایسے بیتاب ہو گئے ہیں۔ کہ انہیں مختلف مہمانوں سے جو حضرت خلیفۃ المسیح کی بیماری کیوجہ سے یہاں آرہے ہیں مل ملکر یہ مضمون سمجھانا پڑا۔ کہ دیکھو اس میں خلیفۃ المسیح کی ہتک کی گئی ہے۔ اور

اُن کے احکام کو ماننا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ بہت سے لوگوں نے اِدہر اُدہر دوڑ دھوپ شروع کردی۔ کہ غضب ہوگیا۔ میاں نے خلیفۃ المسیح کی ہتک کی ہے۔ جب مضمون سامنے رکھا گیا۔ تو وہ حیران ہوئے۔ اور کہا کہ اس میں تو کوئی بات نہیں۔ ہمیں تو فلاں فلاں شخص نے ایسا کہا تھا۔ چونکہ یہ بات قادیان کے باہر بھی پھیلائی گئی ہے۔ اس لئے میں دوستوں سے اُمید رکھتا ہوں۔ کہ وہ اس مضمون کو بہ نظر غور پڑھیں ٭

ہر ایک قائل کے اعتقادات کے مطابق کسی کلام کے معنے کئے جاتے ہیں۔ اگر اس عبارت کا کوئی حصہ ایسا تھا بھی کہ جس کے دو معنے ہوسکتے تھے۔ یا ایک ہی ایسے معنے نکلتے تھے جن سے حضرت خلیفۃ المسیح کے احکام کی خلاف ورزی کی تعلیم ثابت ہوتی ہو۔ تو بھی ان اصحاب کو یہ خیال کرنا چاہئے تھا۔ کہ لکھنے والا کون ہے اگر وہ ان لوگوں میں سے ہوتا کہ جو پچھلے سالوں میں مختلف اوقات میں خلیفہ کا مقابلہ کر چکے ہوں۔ تو اس کے الفاظ کے معنی وہ کئے جاسکتے تھے جو کئے گئے اور اگر وہ ایسا شخص ہے جو تحریر و تقریر کے ذریعہ خلیفہ کی اطاعت کی تبلیغ کرتا رہا ہو۔ تو اس کی عبارت کے ایسے معنے کرنے کہاں تک درست ہوسکتے ہیں۔

میں نے بارہا کہا اور لکھا ہے۔ کہ جو خدا تعالےٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرے۔ وہ سزا پائیگا اور اللہ تعالےٰ کے خلاف کسی کی بات نہ مانو تو اس سے کیا یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بات کبھی نہ مانو۔ اور میں نے بارہا کہا۔ اور لکھا ہے۔ کہ اسی تعلیم پر چلو۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں لائے ہیں تو کیا اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مسیح موعود کی اطاعت نہ کرو۔ اور کیا کسی نے آجتک ان عبارتوں کا اس طرح ترجمہ کیا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ جب میں یہ کہوں کہ مسیح موعود ہی حکم اور عدل ہے۔ اسی کے فتوےٰ پر چلو۔ اور اسکی اطاعت کرو۔ تو اس سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے۔ کہ خلیفۃ المسیح کی ہتک ہوئی۔ اگر پہلے قول سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اور دوسرے سے مسیح موعود کی ہتک نہیں ہوتی۔ تو اس تیسرے قول سے خلیفۃ المسیح کی ہتک کیونکر ہو سکتی ہے۔ ہاں اگر اسمیں کچھ لوگ حضرت خلیفۃ المسیح کی ہتک دیکھتے ہیں۔ تو وہ اعلان کردیں۔ کہ خواہ مسیح موعود کے خلاف بھی فتوےٰ ہو تب بھی خلیفۃ المسیح کی اطاعت کرو۔ اور میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس تحریر سے حضرت خلیفۃ المسیح کی ہتک ضرور ہوگی۔ کیونکہ اس عالی شان انسان کی نسبت جس نے اپنے گھر اور بار کو مسیح موعود کے قرب کیلئے چھوڑ دیا۔ اور وفاداری کا وہ نمونہ دکھایا۔ کہ تم میں سے کوئی نہیں جس نے اس کا عشر عشیر بھی دکھایا ہو۔ یہ کہنا کہ وہ مسیح موعود کے خلاف فتوےٰ دیگا۔ اس کی ایسی ہتک ہے۔ کہ جس سے اس کی ساری عمر کی خدمات اور قربانیوں پر پانی پھرا جاتا ہے ٭

خود حضرت خلیفۃ المسیح اپنے لیکچروں میں یہ اعلان کرچکے ہیں کہ جن باتوں میں مسیح موعود کا فتوےٰ موجود ہے۔ تم اُن میں میرا فتوےٰ مت پوچھو۔ پھر کسی شخص کا میری اس تحریر پر اعتراض کرنا کسطرح درست ہوسکتا ہے۔ پس وہ بات مت کہو۔ کہ جس میں مسیح کی ہتک ہو۔ اور اس کے خلیفہ کی بھی ہتک ہو ٭

مسیح موعود علیہ السلام خدا کا مامور تھا۔ اور اسے نبی کریمؐ نے حکم عدل فرمایا ہے۔ پس اس کا فتوےٰ اسی قابل ہے۔ کہ اس کی پوری طرح اطاعت کی جائے۔ اور جو شخص ابھی اس کی وفات کے چند سال کے اندر ہی اُس کے خلاف کہتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کی فکر کرلے کیا اگر مسیح موعود کے زمانہ میں وہ یہ بات کہتا۔ تو حضرت مسیح موعود اُسے پسند کرتے۔ نہیں اور کبھی نہیں۔

ہماری عزت اس میں نہیں۔ کہ مسیح کے فتوےٰ کے خلاف کریں۔ بلکہ اس میں ہے کہ اس کی اطاعت کریں۔ اور جو شخص جس قدر اطاعت زیادہ کرتا ہے۔ وہی زیادہ خدا کا پیارا ہے اور مجھے کوئی شک نہیں۔ بلکہ کامل یقین ہے کہ ہم سب سے زیادہ مسیح موعود کے فتووں کی عزت کرنیوالا اور مسیح کے معاملہ میں احتیاط سے کام لینے والا وہی انسان ہے۔ جو اس وقت جماعت کا امام ہے۔ واللّٰہ یعلم حیث یجعل رسالتہ۔

فتنہ کی باتوں کے پھیلانے سے ہمیشہ پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ ان سے بجائے فائدہ کے ہمیشہ نقصان ہی پہنچتا ہے ٭

غیر ممالک میں تبلیغ احمدیت

الحمد للہ کہ خدا تعالےٰ کا لگایا ہوا پودہ بڑھ رہا ہے اور خوب پھل پھول رہا ہے۔ جسوقت احمدی جماعت کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اسوقت کون کہہ سکتا تھا۔ کہ یہ چھوٹی سی جماعت اسقدر ترقی کریگی کہنے والوں نے تو کہدیا تھا۔ کہ تم اسے اپنے حال پر چھوڑ دو۔ یہ چند سال میں تباہ ہوجائیگی۔ لیکن انہیں کیا معلوم تھا۔ کہ خدا کے ہاتھ کیا کچھ دکھانیوالے ہیں۔

وہ کیسا سچا کلام تھا۔ جو مسیح موعود کی زبان سے ہم نے سنا۔ کہ یہ جماعت تمام دنیا میں پھیل جائیگی۔ وہ کیسی پاک تحریر تھی جو اس کے ہاتھوں نے لکھی کہ ہر قوم کے لوگ اس میں داخل ہونگے۔ خدایا تیری طاقت تیری زندہ طاقت ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے اور ہم تیرے وجود کا انکار نہیں کرسکتے۔

الہٰی تیری باتوں کو کوئی رد نہیں کرسکتا۔ ضرور ہے کہ جو تو نے فرمایا وہ پورا ہو اور حرف بحرف پورا ہو۔ لوگوں نے چاہا کہ تیرے مسیح کا نام و نشان مٹادیں۔ لیکن کون ہے جو ایسا کرسکتا تھا۔ زمین و آسمان تیرے قبضہ میں ہے۔ تو ہر چیز کا خالق ہے۔

کشمیر دوستو! خدا کی باتیں پوری ہو رہی ہیں۔ اور جو کچھ اس نے اپنے مسیح کی معرفت ہمکو کہا تھا۔ وہ اسیطرح ظہور میں آرہا ہے۔ میں نے پچھلے دنوں ایک مضمون ایک فرانسیسی اخبار سے شایع کیا تھا جس میں ہمارے سلسلہ کا ذکر کیا گیا تھا۔ اور اقرار کیا گیا تھا۔ کہ اس سلسلہ کی خدمات کا مقابلہ کوئی اور جماعت نہیں کرسکتی ٭

اب میں آپ کو ایک اور خوشخبری سناتا ہوں۔ کہ وہ لنکا جس میں راون جیسا زبردست بادشاہ ایک زمانہ میں حکومت کرچکا ہے۔ اور جو رام چندر جی کے مقابلہ میں ذلیل و خوار ہوکر اس بات پر مہر لگا چکا ہے کہ خدا کے پیاروں کا مقابلہ آسان نہیں۔ اس ملک میں بھی احمدیت کا چرچا ہوگیا ہے۔ اور ایک صاحب محمد سمیر اطلاع دیتے ہیں۔ کہ وہاں بڑے زور و شور سے اس سلسلہ کے متعلق بحث ہورہی ہے۔ اور وہ اور ان کے دوست اس سلسلہ کی طرف سے مخالفوں کے جواب دے رہے ہیں۔ یہ صاحب چند مہینوں سے احمدی ہوئے ہیں۔ اور ہندوستانی نہیں ہیں۔ بلکہ ان کی قوم مور ہے۔ جو فلپائن اور سیلون میں رہتی ہے۔ چنانچہ امید ہے۔ کہ ان کے ذریعہ فلپائن میں بھی تبلیغ کا راہ نکلے۔ فلپائن کچھ جزائر ہیں۔ جو جاپان کے پاس ہیں۔ اور امریکہ کے قبضہ میں ہیں۔ اور وہاں کی اکثر آبادی مسلمان ہے۔ بہر حال یہ صاحب جنہیں سلسلہ کا حال ریویو سے معلوم ہوا تھا۔ اب نہایت جوش سے کام کررہے ہیں۔ اور پچھلے ہفتہ انہوں نے اس مضمون کا خط مولوی شیر علی صاحب کے نام لکھا ہے جس کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔

بخدمت حضرت شیر علی صاحب بی۔ اے۔ کادی

پیارے جناب اور بھائی

مجھے اس بات سے بڑی خوشی ہوتی ہے کہ میں آپکو خط لکھوں۔ اور میں جناب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ اگر میرا خط ایک بن بلایا مہمان ثابت ہو۔ تو جناب مجھے معاف فرمائینگے۔ میں یہاں کے مسلمانوں میں احمدیہ خیالات کو پھیلا رہا ہوں۔ اور مخالفت یہاں خوب زوروں پر ہے لیکن ریویو آف ریلیجنز وغیرہ کی مدد سے میں دیگر چند دوستوں کی امداد سے لوگوں کے حملوں کا جواب دینے کی کوشش کرتا رہتا ہوں۔ لیکن بعض صورتوں میں جبکہ مجھ سے بعض باتیں پوچھی جاتی ہیں۔ اسلئے کہ میں پورا ماہر نہیں شافی جواب نہیں دے سکتا۔ میں آپ کا نہایت ممنون ہونگا۔ اگر جناب ان سینتیس آیات قرآنیہ سے جو وفات یسوع مسیح پر دلالت کرتی ہیں۔ مجھے اطلاع بخشیں گے۔ احمد اور اس کی تعلیم کے متعلق ایک بحث یہاں کے ایک مسلم اخبار میں جاری ہے۔ اسکی تعلیم کو مردود کہا جاتا ہے۔ اور اس پر ایمان لانا کفر قرار دیا جاتا ہے۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ سلسلہ احمدیہ کو اس ملک میں ایسی اہمیت دیگئی ہے۔ مونگھیر کا مقدمہ جو مسجدیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

"جو حضرت صاحبزادہ صاحب نے ۶ ۳/۱۴ کو دیا"

آپ نے سورۃ بقرہ کے رکوع سوم کی پہلی چند آیات پڑھ کر فرمایا۔

پچھلے دو رکوع میں اللہ تعالےٰ نے قرآن کی غرض اور اس کی ضرورت اور قرآن کا دعوےٰ بتلایا ہے اور یہ بھی بتلایا ہے کہ جو لوگ اس کے احکام پر عمل کریں گے ان کو ان کے اجر ملیں گے۔ اور ان کو انعام دیا جائیگا اور جو اس کا انکار کریں گے۔ اور اس کے احکام پر عمل نہ کریں گے۔ ان کو سزا دی جاوے گی۔ اور انہیں عذاب ہو گا ✦

اور ایک فرقہ جس کے افراد ہمت سے کام نہیں لیتے اور وہ نفاق سے کام لیتے ہیں۔ ان کو بھی کفار کے ساتھ شامل کیا ہے۔ وہ بظاہر اپنے آپ کو کفار سے الگ بتلاتے ہیں لیکن اللہ تعالےٰ نے ان کو کفار کے ساتھ شامل کیا ہے۔ اب جبکہ بظاہر تین قسم کے گروہ ہو گئے۔ تو اللہ تعالیٰ بتلاتا ہے کہ تم کو کون سا طریق اختیار کرنا چاہیئے۔

انسان کو کسی نہ کسی کی عبادت کرنی ضروری ہوتی ہے انسان کو ضرور کسی کی اطاعت کرنی پڑتی ہے۔ دنیا میں کوئی ایسا نہ ملے گا۔ جو کسی نہ کسی کی اطاعت میں نہ ہو۔ بچپن میں آدمی اپنے والدین کی اطاعت کرتا ہے اگر ان کی اطاعت نہ کرے۔ تو اس کی تربیت اچھی نہیں ہوگی۔ اور جوانی میں استاد کی اطاعت کرنی ہوتی ہے اس طرح بڑے ہو کر آدمی کو حکومت کی فرمانبرداری کرنی پڑتی ہے۔ اگر حکومت کی اطاعت نہ کیجائیگی۔ تو آدمی عمدہ شہری نہیں ہو سکتا۔

علاوہ ازیں انسان کو اپنے نفس کی بھی اطاعت کرنی پڑتی ہے۔ اور دوستوں کی اور بیوی کی۔ بچوں کی۔ بعض دفعہ بچے ایک بات کرنے کے لئے کہتے ہیں۔ اگرچہ اس کے کرنے کو جی نہ چاہے۔ مگر مجبوراً انسان کو ایسا کرنا پڑتا ہے۔ بھائیوں کی بھی بات ماننی پڑتی ہے۔

جب یہ بات ہے۔ کہ انسان کو کسی نہ کسی کی اطاعت ضرور کرنی پڑتی ہے۔ تو بہتر یہی ہے کہ انسان اعلیٰ ہستی کی فرمانبرداری کرے۔ اور جب کسی نہ کسی کی خدمت کرنی ضروری ہو تو یہی چاہئے کہ انسان اعلےٰ [illegible] درجے کے آقا کی خدمت کرے۔ اور ایک اعلیٰ ہستی کے فرمانبردار نہیں۔ یا ایہا الناس اعبدوا ربکم فرمانبردار ہو۔ اب بتلایا۔ کہ کس کے فرمانبردار بنو جو فرمانبرداری تو انسان ہر ایک کی کر لیتا ہے۔ یہاں بتلایا ہے۔ کہ تم اس کے فرمانبردار بنو۔ جو تمہارا رب ہے ✦

وہ محسن ہے۔ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ وہ صرف کسی تھوڑی دیر کے لئے تمہارا رب نہیں ہے۔ بلکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ اس وقت سے لیکر ہر وقت وہ تمہاری پرورش کرتا ہے۔

پھر وہ رب بھی کیسا ہے۔ دیکھو تمہارا رب ہے۔ انسان ایسے آقا کو اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے جو انعام دینے کی بھی طاقت رکھتا ہو۔

اس لئے فرمایا۔ کہ رب کی اطاعت کرو۔ وہ تمہیں دیگا جسے طاقت ہی نہ ہو۔ اور جس کے پاس ہو ہی نہیں۔ اس نے دینا کیا ہے۔ اس کے پاس سب کچھ ہے۔ وہ رب ہے رب بھی تمہارا رب۔

عموماً محسن جو ہوتے ہیں۔ وہ ساری دنیا پر تو احسان نہیں کرتے۔ صرف کسی ایک پر احسان کرتے ہیں۔ تو بھی انہیں محسن سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اللہ صرف زید و بکر کا ہی محسن نہیں ہے وہ تمہارا سب کا محسن ہے۔ اور تم سب کا رب ہے اور وہ ہر وقت تمہاری ربوبیت کرتا ہے۔

پھر بعض محسن ہوتے ہیں۔ کہ ان کا احسان صرف ایک محدود وقت تک محدود ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ کا احسان کسی خاص وقت تک محدود نہیں ہوتا۔ اس کا احسان جب سے تمکو اس نے پیدا کیا۔ اسوقت سے تم پر ہے۔ اور جب سے تمہارا وجود ہے۔ تب سے اس کا احسان تم پر ہے۔ اس لئے تمہیں چاہیئے۔ کہ اس کی فرمانبرداری کرو۔

پھر بعض لوگوں کا تعلق صرف ہماری ذات سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تعلق صرف ہم سے ہی نہیں ہے بلکہ اس نے ہمارے باپ دادا کو بھی پیدا کیا ہے اور وہ ان کا بھی محسن ہے اور ہمارا بھی وہ محسن ہے ✦

وہ ہمارا آقا ہے اور وہ ہمارا مہربان بھی ہے وہ بادشاہ ہے وہ کسی کا محکوم نہیں ہے بلکہ وہ حاکم ہے۔ حکومت کرتا ہے وہ محسن ہے چند روزہ نہیں ہے بلکہ جب سے تم پیدا ہوئے۔ تب سے ہے۔ پھر صرف تمہارا ہی وہ محسن نہیں ہے۔ بلکہ تمہارے آباؤ اجداد کا بھی محسن ہے ✦

اب یہاں تمام دروازے دوسرے معبودوں کے بند کر دیئے ہیں۔ کوئی عذر ایسا باقی نہیں رہنے دیا۔ جس سے کوئی دوسرے کی طرف جا سکے ✦

اگر کوئی کسی کی اطاعت کرتا ہے۔ تو اس لئے کہ اس کو فائدہ ہو۔ تو بتلایا۔ کہ تم اللہ کی اطاعت کرو گے۔ تو وہ یونہی ضائع نہیں جائیگی۔ بلکہ تمہیں اجر ملیگا۔

لعلکم تتقون۔ تم بچ جاؤ گے۔ یہی ایک طریق ہے جس سے تم بچ سکتے ہو۔

جب تم اپنے رب کے فرمانبردار ہو گے۔ تو تم تباہ نہیں ہو سکتے۔

یہاں بہت ہی لطیف پیرائے میں سمجھایا ہے اور بتلایا ہے کہ اگر تم نجات چاہتے ہو۔ تو اس کا طریق یہی ہے۔ کہ تم رب کے فرمانبردار بن جاؤ۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق عنایت فرمائے۔ کہ ہم اس کی فرمانبرداری کریں اور تقوےٰ حاصل کرنے کی طاقت ملے۔ اور ہماری سب کوتاہیاں معاف فرمائے ✦

سُود در سُود!

ناظرین کرام ذیل کے نقشے سے معلوم کر سکیں گے۔ کہ کسطرح کچھ عرصے کے بعد سود در سود کی بدولت پانچ سے پچاس، پچاس سے پانسو اور پانسو سے ہزار تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

بنارس

اصل روپیہ	سود روپیہ	میزان روپیہ	رقم جسکی ڈگری دیگئی روپیہ
۹۹	۳۹۰۱	۴۰۰۰	۵۸۵
۲۷۲	۱۶۲۸	۱۹۰۰	۱۶۲۸
۴۸۲۸	۲۳۱۳۱	۳۰۰۰۰	۳۰۰۰۰
۱۹۹	۲۷۰۰	۲۹۰۰	۲۹۰۰
۱۵۰	۹۵۰	۱۱۰۰	۱۱۰۰
۶۰	۱۰۴۰	۱۱۰۰	۴۷۰

علیگڈھ		آگرہ	
اصل	رقم جسکی ڈگری دیگئی	اصل	رقم جسکی ڈگری دیگئی
۹۹	۶۰۰۰	۲۰	۱۸۴
۶۰	۲۰۶۹	۴۵	۷۳۴
۱۰۰	۲۱۳۰	۲۶	۱۶۵
۱۵۰	۲۷۰۰	۳۰	۲۱۲
۲۰۰	۴۸۲۶	۱۰	۱۰۵
۵۰	۲۷۱۵	۴۵	۷۳۴
۷۵	۲۴۵۳	۷۵	۲۷۵۰

تصحیح [illegible]

مسلمانوں کی تعلیم

دوسری اقوام سے مقابلہ۔ نقشہ ذیل سے مختلف صوبوں میں مسلمانوں کا تناسب آبادی دوسری اقوام کے ساتھ ہے اور مسلمان طلباء کا تناسب دیگر اقوام کے طلباء کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔

صوبہ	مسلمان آبادی کا تناسب کل آبادی کیساتھ	سرکاری مدرسوں میں دیگر اقوام کے طلباء کیساتھ مسلمان طلباء کا تناسب ۱۹۰۷	۱۹۱۲
مدراس	۶/۶	۸۰۸	۹۰۰
بمبئی	۱۸/۱	۱۶۰۴	۱۶۰۶
بنگال	۱۸/۱	۱۲۰۹	۱۷۰۴
صوبجات متحدہ	۱۴/۱	۱۴۰۶	۱۵۰۲
پنجاب	۵۴/۸	۳۹۰۱	۳۸۰۳
برما	۳/۵	۳۰۰	۳۰۶
مشرقی بنگال و آسام	۵۸/۵	۴۸۰۷	۵۲
صوبجات متوسط و برار	۳/۷	۹۰۱	۹۰۳
کورگ	۷/۵	۴۰۱	۳۰۲
صوبہ شمالی مغربی سرحد	۹۲/۸	۶۳۰۲	۶۳۰۱
	۳۲۰۷	۱۹۰۵	۲۱۰۵

ایک ضروری کام - الحمد للہ انجمن انصار اللہ نے حضرت اقدس کا ایک اشتہار جو ۵ نومبر ۱۹۰۱ء کو اپنے دعویٰ نبوت کے بارے میں شائع فرمایا تھا۔ دوبارہ طبع کروایا ہے۔ اور ہر وقت ہر کا ٹکٹ آنے پر ہر ایک صاحب کو مفت مل سکتا ہے۔

مینیجر کے ضروری نوٹس

(سب خریداران الفضل ضرور پڑھ لیں)

۱- جن خریداران الفضل کی قیمت ماہ مارچ میں ختم ہوتی ہے وہ سب صاحبان نوٹ کر لیں۔ کہ انکے نام اگلے ہفتہ کا پرچہ وی پی ہوگا۔ اگر کوئی صاحب وی پی لینے کیلئے تیار نہ ہوں تو پہلے اطلاع دیں ورنہ پچھلی قیمت ختم ہونیکی تاریخ پر پرچہ بند ہو جائیگا۔ ۲- اس سے پہلے ہمارا دستور تھا۔ کہ درخواست آنیکے تاریخ پر وی پی بھیجا جاتا اور ساتھ ہی پرچہ جاری ہوتا لیکن چونکہ بعض خریدار وی پی واپس کر دیتے ہیں اور اسطرح تین چار ہفتہ کا پرچہ مفت ان کے پاس پہنچ جاتا ہے اسلئے آئندہ سے یہ تجویز کی گئی ہے کہ وی پی تو درخواست آتے ہی بھیجدیا جاتا ہے مگر وی پی وصول ہونے تک پرچہ نہیں بھیجا جاتا قیمت وصول ہونے پر پچھلے پرچے اکٹھے بھیجدیئے جاتے ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ اسطرح اکثر شائقین کو تکلیف ہوگی۔ مگر وی پی واپس کرنیوالوں نے یہ قاعدہ بنایا ہے جو صاحب یہ طریق پسند نہ کرتے ہوں۔ مہربانی فرما کر درخواست کے ساتھ ہی منی آرڈر بھیجدیا کریں اسطرح پرچہ فوراً جاری ہو جائیگا۔ ۳- اکثر اصحاب کے پتے غلط ہیں اسلئے سب صاحبان اپنے اپنے پتے کی چٹ پڑھ کر غلطی سے اطلاع دیں تاکہ ٹھیک درست کر لیجائیں۔ ۴- خط و کتابت کیوقت خریداری کا نمبر ضرور رکھیں ۵- یہ نمبر آپکی خریداری کا نہیں ہے۔ وہ ڈاکخانہ کا نمبر ہے۔ ۶- پرچہ ہر روز شنبہ اور بعض اوقات بدھ کو روانہ ہو جاتا ہے۔ وقت پر نہ پہنچے تو اسی ہفتہ کے اندر منگوا لیا جائے۔ بعد میں ار قیمت چارج ہوگی۔ خاکسار غلام رسول

فہرست کتب

نام کتاب	زبان	قیمت
سرمہ چشم آریہ - آریوں کے رد میں	اردو	۱۲/
[illegible] اسلام - [illegible] تبلیغ حقیقت	اردو و انگریزی	
[illegible]	منجم فارسی	عہ
[illegible] آتھم کی پیشگوئی		
[illegible] تفصیل [illegible]	اردو	۴/
[illegible] لائق پیشگوئی		
[illegible]	فارسی	۸/
[illegible] دعا [illegible] کی فتح کیلئے		
[illegible] حضرت اقدس کا لیکچر	اردو	۲/
[illegible] لیکھرام کا قتل پیشگوئی سے ہوا۔	"	۱/
محمود کی آمین - نظم	"	۲/
کرامات الصادقین تفسیر سورۃ فاتحہ	عربی	۸/
[illegible] رد عیسائیت	اردو	۱۲/
[illegible]	"	۱/
[illegible]	"	۶/

نام کتاب	زبان	قیمت
فتح اسلام بیان دعویٰ خود و ذکر پنج شاخ	اردو	۲/
قادیان کے آریہ اور ہم - رد آریہ	"	۳/
ازالہ اوہام اول دوم جواب معترضین وفات مسیح و حقیقت دجال یاجوج ماجوج و تفسیر جدید آیات	اردو	عہ
حقیقۃ الوحی جس میں نشانات نصرت جدید الوقوع موجود ہیں اور الہام اور وحی کی تشریح	"	للعہ
حجۃ اللہ رد شیعہ وغیرہ	"	۲/
ضیاء الحق رد عیسائیت و جواب بعض اعتراضات متعلق پیشگوئی عبد اللہ آتھم عیسائی۔	"	۴/
سر الخلافہ رد شیعہ	عربی	۶/
ست بچن اور آریہ دھرم ۴/	اردو	۱۵/
اعجاز احمدی مباحثہ موضع مد کا ذکر اور تفسیری ناعش مولوی ثناء اللہ کو تحدی	"	۳/
کشتی نوح۔	"	۲/
خطبہ الہامیہ عید قربان کی اصل حقیقت	فارسی اردو	عہ

نام کتاب	زبان	قیمت
تحفہ غزنویہ جواب اشتہار مولوی عبد الحق غزنوی	اردو	۳/
تریاق القلوب چند پیشگوئیوں کے پورا ہونیکی تفصیل	"	۱۲/
براہین احمدیہ حصہ پنجم	"	۱۲/
نجم الہدیٰ	تین زبان	۸/
کلام محمود صاحبزادہ صاحب کی نظموں کا مجموعہ	اردو	۴/
خلافت احمدیہ و اظہار حقیقت۔	"	۱/

(دفتر اخبار الفضل قادیان)

سرمہ مکی

یہ مفید اور متبرک سرمہ محمد اعظم عرب صاحب احمدی مکہ سے لے آئے ہیں۔ آب زمزم کے ساتھ پیسا گیا ہے اور کئی ایک مفید دوائیں اس کے اندر ڈالی گئی ہیں دھند جالا۔ سرخی وغیرہ آنکھوں کی بیماریوں کے لئے مفید ہے اور روزانہ استعمال کے واسطے بہت عمدہ ہے باوجود اسکے قیمت قلیل ہے۔ صرف ۸ر فی تولہ۔

(ملنے کا پتہ۔ دفتر اخبار الفضل قادیان)